مُسلسل اشاعت کے 56 سال
ماہنامہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

# لولاک

ملتان
Email: khatmenubuwwat@ymail.com
شمارہ: ۲ جلد: ۲۳ | فروری 2019 جمادی الاوّل ۱۴۴۰

- مِمبرانِ قومی اسمبلی سے دردمندانہ گزارش
- کرتارپور کوریڈور اور شورش کاشمیری کی پیش گوئی
- اِسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں
- سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام اور مرزا قادیانی
- جناب محمد افضل رندھاوا کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

## مدرسہ عربیہ ختم نبوت

مسلم کالونی چناب نگر

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

## کلمۃ الیوم


| | | |
|---|---|---|
| ممبران قومی اسمبلی سے دردمندانہ گزارش | مولانا اللہ وسایا | 03 |
| کرتارپور کوریڈور اور شورش کاشمیری رحمہ اللہ کی پیش گوئی | مولانا اعجاز مصطفی | 04 |


## مقالات ومضامین


| | | |
|---|---|---|
| مرحبا سید مکی مدنی العربی ﷺ | انتخاب: حافظ محمد انس | 08 |
| اسلام کے عناصر اربعہ | انتخاب: حافظ محمد انس | 09 |
| حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات (آخری قسط) | مولانا محمد ریاض انور/ حافظ عتیق الرحمن | 11 |
| نماز کے بعد دعائیں پڑھنے کا ثواب | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی | 16 |
| بسم اللہ کی برکات | مولانا محمد احمد | 17 |
| اسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں | مولانا محمد شریف ہزاروی | 18 |


## شخصیات


| | | |
|---|---|---|
| شیخ الحدیث مولانا گل حبیب رحمہ اللہ | مولانا اللہ وسایا | 25 |
| داعی کبیر...... حضرت حاجی عبدالوہاب رحمہ اللہ | مولانا اعجاز مصطفی | 27 |
| سید تحسین الاحد شاہ بہاول نگری رحمہ اللہ | مولانا محمد قاسم رحمانی | 32 |
| یادرفتگاں | ادارہ | 33 |


## ردقادیانیت


| | | |
|---|---|---|
| سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام اور مرزا قادیانی (حصہ اوّل) | مولانا عزیز الرحمن ثانی | 37 |
| جناب محمد افضل رندھاوا کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب | ادارہ | 41 |


## متفرقات


| | | |
|---|---|---|
| تبصرۂ کتب | مولانا محمد وسیم اسلم | 44 |
| جماعتی سرگرمیاں | ادارہ | 45 |

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

# لولاک

ملتان

شمارہ : ۲ جلد : ۲۳

## بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر جی حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ



## مجلس منتظمہ

| | |
|---|---|
| علامہ احمد میاں حمادی | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی |
| مولانا بشیر احمد | حافظ محمد یوسف عثمانی |
| مولانا محمد اکرم طوفانی | مولانا مفتی حفیظ الرحمن |
| مولانا فقیر اللہ اختر | مولانا قاضی احسان احمد |
| مولانا عبدالرشید غازی | مولانا محمد طیب فاروقی |
| مولانا غلام حسین | مولانا غلام رسول دینپوری |
| مولانا محمد اسحاق ساقی | مولانا محمد حسین ناصر |
| مولانا غلام مصطفےٰ | مولانا مفتی محمد راشد مدنی |
| چوہدری محمد اقبال | مولانا محمد قاسم رحمانی |
| مولانا عبدالرزاق | |



بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

# ممبران قومی اسمبلی سے دردمندانہ گزارش

بعض ذرائع اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے معلوم ہوا کہ مقامی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ سکولوں اور کالجوں میں اسلامیات کا مضمون غیر مسلم اساتذہ پڑھائیں گے۔

حکومت کے اس غیر آئینی اور غیر قانونی فیصلہ سے مسلمانوں میں بے حد رنج وغصہ کی کیفیت ہے۔

قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنیاد پر ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ غیر مسلم اقلیت ہونے کے باوجود قادیانی اپنی عبادت گاہ کو مسجد، مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ، مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المومنین، مرزا قادیانی کے دوستوں کو صحابی، قادیان کو مکہ، ربوہ کو مدینہ، اس کی باتوں کو حدیث اور اس پر نازل ہونے والی نام نہاد وحی کو قرآن مجید کہتے ہیں۔ چنانچہ ۲۶؍اپریل ۱۹۸۴ء میں قادیانیوں پر خود کو مسلمان کہنے، اپنے مذہب کو اسلام کہنے، اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے اور شعائر اسلامی استعمال کرنے پر سختی سے پابندی عائد کر دی گئی۔ اس سلسلہ میں تعزیرات پاکستان میں ایک نئی دفعہ ۲۹۸؍بی اور ۲۹۸؍سی بھی شامل کی گئی۔ جس میں مذکورہ بالا پابندیوں کی خلاف ورزی پر قادیانیوں کو قید وجرمانہ کا ذکر ہے۔

سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے تاریخی فیصلہ میں (ظہیرالدین بنام سرکار scmr1993 page.1718) میں قرار دیا ہے کہ قادیانی اپنے عقائد کے لحاظ سے ''سلمان رشدی'' کی طرح ہیں۔ مزید کہا کہ جب قادیانی اسلامی شعائر استعمال کرتے ہیں تو اعلانیہ طور پر حضور نبی کریم ﷺ کی توہین کرتے ہیں، جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا فطری امر ہے۔ پاکستان کی اعلیٰ عدالتیں یہ قرار دے چکی ہیں کہ قادیانی جب بھی لفظ ''محمد'' لکھتے یا بولتے ہیں تو اس سے مراد ''مرزا غلام احمد قادیانی'' بھی لیتے ہیں۔ عدالتوں نے یہ بھی قرار دیا کہ اگر کوئی قادیانی کلمہ طیبہ پڑھے یا لکھے تو اس کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵؍سی کے تحت مقدمہ درج ہوگا، جس کی سزا سزائے موت ہے۔ قادیانی آئین میں دی گئی اپنی آئینی حیثیت کو نہیں مانتے۔ نہ قانون کو اور نہ ہی سپریم کورٹ کے فیصلوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ جب کہ پنجاب اسمبلی میں یہ قرارداد بھی پاس ہو چکی ہے کہ کوئی قادیانی اسلامیات نہیں پڑھا سکتا اور اسلام آباد ہائی کورٹ نے بھی اپنے فیصلہ میں یہی بات تحریر کی ہے کہ کوئی غیر مسلم اسلامیات نہیں پڑھا سکتا۔

ان حقائق کی روشنی میں آپ آسانی سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب کوئی قادیانی کسی سکول وکالج

میں مسلمان طلبہ کو اسلامیات پڑھائے گا تو اس کے کیا نتائج برآمد ہوں گے؟ یہی معاملہ دیگر غیرمسلم اقلیتوں بالخصوص عیسائیوں اور ہندوؤں کا ہے۔ کوئی عیسائی اور ہندو قرآن مجید کی مقدس آیات، ان کا ترجمہ، ان کی تفسیر، حضور نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ کی تشریح کن افکار و تعلیمات کی روشنی میں کرے گا؟

ہم دیانت داری سے سمجھتے ہیں کہ اگر حکومت نے زبردستی یہ فیصلہ مسلط کرنے کی کوشش کی تو اس سے پورے ملک میں لاءاینڈ آرڈر کی سنگین صورت حال پیدا ہوگی۔ لہٰذا ممبران قومی اسمبلی سے دردمندانہ گزارش ہے کہ دین اسلام کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے قومی اسمبلی میں اس سنگین مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اپنا اثرورسوخ استعمال کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔ آمین!

## کرتارپور کوریڈور اور شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی پیش گوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد!

جب سے ملعونہ آسیہ کو سپریم کورٹ نے بری کیا ہے، پوری دینی قیادت اور پاکستانی مسلم عوام کرب واضطراب میں ہے۔ متحدہ مجلس عمل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کراچی، لاہور، سکھر اور مظفرگڑھ میں بڑی بڑی تاریخی کانفرنسیں اور تحفظ ناموس رسالت ملین مارچ کیے ہیں۔ لیکن ابھی تک ہماری حکومت اور سپریم کورٹ اس مسئلہ کو سنجیدگی سے نہیں لے رہی۔ سکھر کا ملین مارچ جو پانچ چھ کلومیٹر طویل انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر کا منظر پیش کررہا تھا۔ اس میں متحدہ مجلس عمل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کے بیانات کے علاوہ متحدہ مجلس عمل کے صدر اور جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمن دامت برکاتہم العالیہ نے بڑا مفصل اور کھل کر بیان کیا۔ آپ کے خطاب کے اہم نقاط جو راقم الحروف کے الفاظ میں کچھ یوں ہیں:

آپ نے فرمایا: ''آسیہ کا فیصلہ بین الاقوامی دباؤ پر کیا گیا۔ یہ ملک کی اسلامی شناخت کو تبدیل کرنا ہے۔ ملکی جمہوریت مغرب کی لونڈی بن چکی ہے۔ مقتدر قوتیں اس قوم کے صبر وتحمل کا امتحان نہ لیں، ہمارا چیف جسٹس ہسپتالوں میں جاتا ہے، اس گاؤں میں خود کیوں نہیں چلا جاتا جہاں گستاخی ہوئی ہے۔ خود جاکر تحقیق وتفتیش کرلے، جب اسے سیشن کورٹ، ہائی کورٹ اور ایس پی لیول کے افسر کی تحقیق وتفتیش پر اعتماد نہیں، سپریم کورٹ نے آسیہ ملعونہ کا فیصلہ اردو میں لکھا ہے تو سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلوں کا بھی اردو میں ترجمہ کرا کر قوم کے سامنے پیش کریں۔ تاکہ قوم بھی ان فیصلوں کے فرق کو سمجھ سکے۔ ممتاز قادری شہید کے فیصلے پر جب قرآن وسنت کا حوالہ دینے سے روکا گیا تو آسیہ ملعونہ کے فیصلے میں قرآن وسنت کے حوالے پیش کرنے کی کیا ضرورت پیش آگئی؟ یہ کیسا فیصلہ ہے کہ دنیائے کفر اس پر مطمئن اور خوشیاں منارہی ہے اور عالم اسلام اس پر مضطرب اور کرب واضطراب میں ہے۔''

خود بیلجیم کی انسانی حقوق کی مرکزی عدالت میں آسٹریا کی ایک خاتون جس نے رسول اللہ کی توہین کی اور حال ہی میں اس کا ایک فیصلہ آیا کہ رسول اللہ کی توہین یہ اظہار رائے کی آزادی کے زمرہ میں نہیں آتا اور اس کی جرمانہ کی سزا برقرار رکھی گئی۔ آسٹریا کی اس خاتون کو جس نے رسول اللہ کی توہین کی وہاں کی عدالت نے اس کو مجرم کہا، اس کے اوپر کی عدالت نے اس کو مجرم کہا اور پورے بیلجیم کی اور یورپی یونین کے انسانی حقوق کی عدالت نے ان کو مجرم کہا یورپی پارلیمنٹ کو اپنی عدالتوں کے فیصلہ کا بھی لحاظ نہیں ہوا اور پاکستان کی عدالت کے فیصلہ کو سراہ رہے ہیں۔ پاکستانی قوم احتجاج کرتی ہے تو انہیں کہا جاتا ہے کہ چھوٹا سا طبقہ ہے۔ یہ تو وہی بات ہے جو فرعون نے اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کے بارے میں کہی تھی: ان ھولاء لشرذمة قلیلون۔

کیا وجہ ہے کہ اس حکومت کے آتے ہی قادیانی نیٹ ورک متحرک اور خوشیاں منا رہا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس حکومت کے آتے ہی قادیانیوں کے سربراہ کی سربراہی میں لندن میں جلسہ ہوا اور لندن ہی میں برطانیہ کے وہاں کے ایک منسٹر نے اس میں خطاب کیا، عمران خان کا نام لے کر کہا کہ ہم ان کو واضح یاد دلانا چاہتے ہیں اور وہ جب برطانیہ کبھی آئیں تو دیکھیں گے کہ وہ ان وعدوں پہ پورا اترا ہے یا نہیں اترا۔ یہ برطانوی وزیر قادیانیوں کے جلسہ میں کہہ رہا ہے اور وہ اس پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔ پاکستان میں اسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں شروع ہوگئی ہیں، دلیل یہ دی جاتی ہے کہ عرب حکمرانوں نے ان کو تسلیم کر لیا ہے۔ مولانا نے فرمایا: عرب حکمرانوں نے تسلیم کیا ہے، عرب عوام نے نہیں۔ اسرائیل کو تسلیم کرنا ایسا ہے جیسے مقبوضہ کشمیر پر بھارت کا حق تسلیم کرنا۔ کشمیریوں کی ستر سالہ جدوجہد آزادی پر پانی پھیرنا ہے۔

دوسری بات یہ کہ کوریڈور کھولا کہاں جا رہا ہے گورداسپور کے لئے اور یہ سڑک کرتارپور سے گزرتے ہوئے قادیان پر جا کے رکتی ہے۔ نام سکھوں کا لے رہے ہو، راستہ قادیانیوں کو دے رہے ہو، اور قادیانی اپنی خوشی کا اظہار کر چکے ہیں کہ اب جب پاکستان میں ربوہ یا انڈیا میں قادیان میں ہمارا جلسہ ہوگا تو ہم آسانی کے ساتھ اس جلسہ میں آ جا سکیں گے اور شریک ہو سکیں گے۔ یہ ہیں اصل حقائق، ہندوستان اور پاکستان کے قادیانیوں کو پاکستان میں کھلے بندوں آنے کے راستے مہیا کرنا اور اس کو نام دینا کوریڈور کا اور فرنٹ پر رکھنا سکھوں کو، یہ چالیں نہیں چلیں گی، پاکستان اس طرح نہیں چلنے دیا جائے گا۔“

اس کرتارپور اور سکھ قادیانیت گٹھ جوڑ کے بارہ میں آج سے چالیس سال پہلے مجلس احرار کے اہم راہنما، سید عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہ کے دست راست اور تحریک ختم نبوت کے عظیم سپاہی حضرت شورش کشمیری نور اللہ مرقدہ نے جو کچھ فرمایا تھا وہ من وعن آج سامنے نظر آ رہا ہے اور اس کی شروعات ہو چکی ہیں، پہلے ایک نظر آپ اس تحریر کو ملاحظہ فرمائیں:

''..... ہندوستان کی خوشنودی کے لئے پاکستان ان کی بندر بانٹ کے منصوبہ میں ہے، وہ اس کو بلقان اور عرب ریاستوں کی طرح چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم کرنا چاہتی ہیں۔ ان کے سامنے مغربی پاکستان کا بٹوارہ ہے وہ پختونستان، بلوچستان، سندھو دیش اور پنجاب کو الگ الگ ریاستیں بنانا چاہتی ہیں، ان کے ذہن میں بعض سیاسی روایتوں کے مطابق کراچی کا مستقبل سنگاپور اور ہانگ کانگ کی طرح ایک خود مختار ریاست کا ہے، خدانخواستہ اس طرح تقسیم ہوگئی تو پنجاب ایک محصور (Sandwitch) صوبہ ہو جائے گا۔ جس طرح مشرقی پاکستان کا غصہ مغربی پاکستان میں صرف پنجاب کے خلاف تھا، اسی طرح پختونستان، بلوچستان اور سندھو دیش کو بھی پنجاب سے ناراضی ہوگی۔ پنجاب تنہا رہ جائے گا تو عالمی طاقتیں سکھوں کو بھڑکا کر مطالبہ کرادیں گی کہ مغربی پنجاب ان کے گروؤں کا مولد، مسکن اور مرگھٹ ہے۔ لہٰذا ان کا اس علاقہ پر وہی حق ہے جو یہودیوں کا فلسطین (اسرائیل) پر تھا اور انہیں وطن مل گیا۔ عالمی طاقتوں کے اشارے پر سکھ حملہ آور ہوں گے، اس کا نام شاید پولیس ایکشن ہو، جانبین میں لڑائی ہوگی لیکن عالمی طاقتیں پلان کے مطابق مداخلت کر کے اس طرح لڑائی بند کرادیں گی کہ پاکستانی پنجاب بھارتی پنجاب سے پیوست ہو کر سکھ احمدی ریاست بن جائے گا۔ جس کا نقشہ اس طرح ہوگا کہ صوبہ کا صدر سکھ ہوگا تو وزیر اعلیٰ قادیانی۔ اگر وزیر اعلیٰ سکھ ہوگا تو صدر قادیانی۔ اسی غرض سے استعماری طاقتیں قادیانی امت کی کھلم کھلا سرپرستی کر رہی ہیں۔ بعض مستند خبروں کے مطابق سر ظفر اللہ خان لندن میں بھارتی نمائندوں سے پخت و پز کر چکے ہیں۔ قادیانی اس طرح اپنے ''نبی کا مدینہ'' (قادیان) حاصل کر پائیں گے جو ان کا شروع دن سے مطمح نظر ہے اور سکھ اپنے بانی گرونانک کے مولد میں آجائیں گے۔ یہی دونوں کے اشتراک کا باعث ہوگا۔ قادیانی عالمی استعمار سے اپنی ریاست کا وعدہ لے چکے ہیں اور اس کے عوض عالمی استعمار کے گماشتہ کی حیثیت سے اسرائیل کی جڑیں مضبوط کرنے کے لئے وہ مسلمانوں کی صف میں رہ کر عرب ریاستوں کی بیخ کنی اور مخبری کے لئے افریقہ کی بعض ریاستوں میں مشن رچا کے بیٹھے ہیں......'' (تحریک ختم نبوت،ص:۲۲۴،۲۲۵)

یہ باتیں بھی پیش نظر رکھیں کہ یہی بھارتی سکھ اور بھارت کا باشندہ نوجوت سنگھ سدھو پاکستان آنے سے پہلے قادیانیوں کے مرکز میں جا کر مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملا رہا ہے اور اس کے بعد پاکستان آتا ہے تو کرتارپور بارڈر کھولنے کی دہائی دیتا ہے اور تین ماہ نہیں گزرے کہ اس کے مطالبہ کو پورا کردیا گیا ہے اور مزید ان کو سہولتیں دینے کی باتیں بھی ہورہی ہیں، اس کے بعد ایک اور منظر آتا ہے کہ سکھوں کا ایک پوپ، قادیانیوں کے سربراہ مرزا مسرور احمد قادیانی سے لندن میں ملاقات کرتا ہے اور ان کے عملہ کی تعریف کرتا ہے اور اس کے بعد اس کے ساتھ تصویر بنانے کی خواہش کرتا ہے، مرزا مسرور اس کی خواہش میں اس کے ساتھ تصویر بناتا ہے۔ یہ سب قادیانی اور سکھ گٹھ جوڑ سے پاکستانی عوام کو کیا بتایا جا رہا ہے؟

ادھر ہندوستان بھی جو بظاہر پاکستان سے مذاکرات سے مسلسل انکار کررہا ہے۔ سارک کانفرنس میں شرکت سے گھبراتا ہے۔ لیکن کرتارپور بارڈر کھولنے کے لئے وہ بھی تیار ہوجاتا ہے۔ کہیں یہ امریکا اور مغربی آقاؤں کا دباؤ تو نہیں ہے؟ اگر ایسا ہے تو عوام کو بتایا جائے۔ کیا یہ تمام اقدامات ہمارے ملک کو غیر محفوظ کرنے کی کوشش نہیں ہے اوران تمام کوششوں میں تیزی آنے سے یہ نہیں محسوس ہوتا کہ ان اکابر نے جو خدشات پیش کئے تھے وہ تمام درست اور صحیح ثابت ہورہے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو کشمیر کی جدوجہد آزادی، ہماری خودمختاری کے خلاف اور ہماری قوم کی اپنے وطن کی آزادی کے لئے دی گئی قربانیوں کو پامال کرنے کے مترادف نہیں؟ ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار۔

## خانقاہ عالیہ دین پور شریف میں جانبازان ختم نبوت کی روئیداد سخن

مدرسہ عربیہ صدیقیہ راشدیہ متصل خانقاہ عالیہ دین پور شریف جس کی سرپرستی امام الاولیاء پیر طریقت حضرت اقدس مولانا میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ اور اس کا اہتمام صاحبزادہ حضرت مولانا میاں عزیر احمد مدظلہ فرمارہے ہیں، میں تمام اساتذہ وقتاً فوقتاً اور مولانا مفتی راشد مدنی ہر ہفتے بروز بدھ ایک گھنٹہ طلباء کرام کو عقیدہ ختم نبوت، امام مہدی علیہ الرضوان اور عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام سمیت دوسرے تحقیقی عنوانات پر اپنے منفرد انداز بیان میں طلباء کی تربیت فرماتے ہیں۔ انہیں کی کاوش اور حضرت میاں صاحب کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ محبت کا نتیجہ ہے کہ ادارہ ہذا کے طلباء کرام ختم نبوت کے محاذ پر صف آراء ہیں۔ مولانا مفتی راشد مدنی کے ایماء اور مشورہ پر صاحبزادہ حضرت میاں سہیل احمد دین پوری کی زیر نگرانی، طلباء کے درمیان عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر تقریری مقابلہ کا انعقاد ۵ربیع الاول، مطابق ۱۴رنومبر ۲۰۱۸ء کو مدرسہ ھذا میں منعقد ہوا۔ مختلف درجات کے طلباء کرام نے بھرپور تیاری کے ساتھ شرکت کی۔ پوزیشن ہولڈر طلباء کے لئے چار انعام تیار کئے گئے۔ جس میں مختلف کتب بطور انعام دی گئیں۔ علاوہ ازیں ہر طالب علم کو اعزازی انعام بھی دیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے بھی طلباء کو کتب بطور انعام دی گئیں۔ مدرسہ ہذا کے تین اساتذہ مولانا رحمت اللہ عتیقی، مولانا محمد اجمل، اور راقم الحروف نے منصف کی ذمہ داری سنبھالی۔ طلباء کرام کے بیانات سن کر بہت خوشی ہوئی، ہر ایک مقرر دوسرے سے بڑھتا ہوا محسوس ہوا۔ ہر مقرر جیت کا سہرا سجانے والے طلباء میں سے اول نمبر درجہ موقوف علیہ کے طالب علم مولوی محمد سمیع اللہ، دوسرے نمبر پر درجہ سادسہ کے طالب علم مولوی محمد عمر عثمان، تیسرے نمبر درجہ ثالثہ کے مولوی محمد عنایت اللہ تھے اور چوتھے نمبر پر درجہ موقوف علیہ کے طالب علم مولوی محمد وقاص رہے۔ حضرت مولانا میاں سہیل احمد کی قیمتی نصائح اور پرسوز دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اللہ پاک اپنی بارگاہ میں قبولیت تامہ عطاء فرمائے اور ہم سب کو عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے قبول فرمائے۔ (مولانا محمد اشرف)

# مرحبا سید مکی مدنی العربی ﷺ

انتخاب: حافظ محمد انس

آپ ہیں مطلع انوار بعالی نسبی — افتخار دو جہاں ہاشمی ومطلبی
آپ کا کوئی نہ ہمسر ہے بہ امی و ابی — مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہے ترا مدح سرا رب جہاں لم یزلی — میں کروں مدح کا دعویٰ تو یہ ہے بے ادبی
تیرے قربان میں اے صاحب لولاک نبی — مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

صفحۂ ارض پہ جب تک ہے یہ دنیا دنی — تیرے احسان سے سبکدوش نہ ہوگی یہ کبھی
تیرے احسان سے شرمندہ ہیں سب رند و ولی — مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تجھ پہ روشن ہیں سب احوال خفی اور جلی — تو ہی بندی کا وسیلہ دم حاجت طلبی
نہ کہوں تجھ سے تو کس سے کہوں اے میرے نبی — مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

وہ مصائب کہ جو تھے حصہ کفار کبھی — اہل اسلام پہ اب چھا گئے یک بار سبھی
ہو تمہیں عقدہ کشا اور طبیب قلبی — مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

باغ اسلام میں یہ باد خزاں کیسی چلی — پھول مرجھا گئے پژمردہ ہے ہر ایک کلی
مگر لطف خدارا کہ بری آن بنی — مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

# اسلام کے عناصر اربعہ

انتخاب: حافظ محمد انس

## ۱......سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

لکھا ہوا ہے سر عرش یہ بخط جلی
محمد عربیؐ کے خلیل ہیں صدیقؓ

یہی ہیں وہ کہ امامت کو ناز ہے جن پر
نبیؐ کے دعوے کی پہلی دلیل ہیں صدیقؓ

عطاء ہوا ہے نیابت کا مرتبہ کس کو
خدا رسیدوں میں بھی بے مثل ہیں صدیقؓ

شفاعت اس کو میسر نہ ہو جو یہ نہ کہے
کہ جانشین نبی بے دلیل ہیں صدیقؓ

نمونہ ہیں یہ محمدؐ کے خلق عالی کا
جہاں میں رحمت رب جلیل ہیں صدیقؓ

بلند تر ہے شہیدوں سے مرتبہ ان کا
کہ تیغ عشق نبی کے قتیل ہیں صدیقؓ

یہ اور جرم خدا و رسولؐ ناممکن
سنو عدالت حق کے وکیل ہیں صدیقؓ

یہی تو ہیں کہ ہیں مصداق اذھما فی الغار
قسیم میکدہ سلسبیل ہیں صدیقؓ

بیان سطوط ہیبت کا ان کی کون کرے
خروش دجلۂ جیحوں و نیل ہیں صدیقؓ

بیان حلم و مروت بھی ہو نہیں سکتا
بہار و نکہت باغ خلیل ہیں صدیقؓ

ملی ہیں دین کی دولت انہیں کے صدقے میں
کہو کہ سعی نبی کے کفیل ہیں صدیقؓ

انہیں سے پہنچی ہے امت کو وحی پیغمبرؐ
ہمارے واسطے تو جبریل ہیں صدیقؓ

## ۲......سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

امیر عرب بادشاہ معظم
عمر ابن خطاب فاروق اعظم

شہ داد گر جانشین محمدؐ
زمین خلافت کے عرش معظم

عزیز وخرد مند داماد زہراؓ
وصی و ولی رسول مکرم

خلافت کے دریا کا نایاب گوہر
سخاوت پہ صدقے متاع دو عالم

شریعت طریقت کے حامی دیاور
سپہر حقیقت کے مہر مجسم

ہوئی ان سے تجدید شرع نبی کی
کیا دین اسلام کو دین محکم

ندیم ان کے فیاض عثمانؓ و حیدرؓ
غلامان درگاہ کے خسرو و جم

## ۳......سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ

مصحف ایمان عثمان غنیؓ — جامع قرآن عثمان غنیؓ
قدوۂ اصحاب و داماد رسولؐ — یعنی ابن عفان عثمان غنیؓ
صاحب امر خلافت بالیقیں — آیۂ فرقان عثمان غنیؓ
ابر رحمت ہے پئے اسلامیاں — آپ کا داماں عثمان غنیؓ
ایک میری جاں کیا جان جہاں — آپ پر قربان عثمان غنیؓ
کیوں مخاطب ہوں نہ ذی النورین کے — مطلع عرفان عثمان غنیؓ
رہنما جب آپ سا شاعر کا ہو — کیوں ہو وہ حیران عثمان غنیؓ

## ۴......سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

بعد بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ — جانشین مصطفےٰؐ خویش نبی
حیدر و صفدر ولی با خدا — بالیقیں چوتھی خلافت آپ کی
شیر یزداں بو تراب بو الحسنؓ — اور علیؓ مرتضیٰ ہیں آپ ہی
ہمدم و ہمراز بوبکرؓ و عمرؓ — قوت بازوئے عثمانؓ غنی
ناز تھا عہد ثلاثہ پر انہیں — اللہ اللہ اتحاد باہمی
شادماں ان سے خدا راضی نبیؐ — کیوں نہ ہوں وہ افتخار ہر ولی

ہو سکے وہاب اس کی کیا ثناء
جو ولی بھی ہو نبیؐ کا اور وصی

(اثر کلک وہاب لکھنوی)

### میرپورخاص مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کا خطبہ جمعہ

۲۳ر اکتوبر جامع مدینہ مسجد شاہی بازار میرپورخاص میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور نے جمعہ کا خطاب ارشاد فرمایا اور تاریخ پاکستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیاب تحریکوں کا ذکر کیا۔ تحریک ختم نبوت کے شہداء کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ مولانا حفیظ الرحمٰن خطیب مدینہ مسجد نے دعا فرمائی۔ نماز جمعہ کے بعد زیر تعمیر مرکز ختم نبوت میرپورخاص میں دعا کرائی اور روانہ ہوئے۔

# حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات

آخری قسط

تحقیق: مولانا محمد ریاض انور گجراتی، تلخیص: حافظ عتیق الرحمٰن

## سیدنا امام حسنؓ کی کرامات

اللہ تعالیٰ ابرار و صالحین لوگوں کو کرامتوں کی سعادتوں سے نواز کر ان کا نام زیادہ روشن کرتے ہیں۔ ہم امام حسنؓ کی اس مقام پر اختصار کے ساتھ چند کرامات تحریر کر کے سعادت مندوں کی صفوں میں اپنا نام شمار کروانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:

۱...... ایک دفعہ سفر حج میں پیادہ چلنے کی وجہ سے پاؤں پر ورم آ گیا۔ خدام نے التجا کی کہ حضور سوار ہو جائیں تاکہ پیروں کا ورم دور ہو جائے۔ آپ نے غلام سے کہا کہ آج جب منزل پر قافلہ اترے گا تو وہاں ایک حبشی غلام نظر آئے گا۔ اس کے پاس روغن ہے، وہ دافع ورم ہے۔ جس وقت قافلہ منزل پر اترا تو جناب کے فرمان کے مطابق ایک حبشی غلام نظر آیا۔ جناب نے فرمایا: حبشی غلام یہی ہے اس سے تیل خرید لو۔ حضرت حسنؓ کے غلام کے ساتھ حبشی حاضر ہوا اور روغن پیش کر کے التجاء کی کہ میں حضور کا غلام ہوں یہ تیل حاضر ہے۔

۲...... ایک دفعہ سفر میں حضرت زبیر بن عوامؓ کے فرزندوں حضرت عبداللہؓ اور حضرت مصعبؓ میں سے ایک فرزند سیدنا امام حسنؓ کے ساتھ رفیق سفر تھے۔ راستہ میں کھجوروں کے ایک باغ میں آرام کرنے کے لئے اترے۔ دو درختوں کے نیچے حضرت ابن زبیرؓ اور حضرت امام حسنؓ کے بستر بچھا دیئے گئے اور دونوں لیٹ گئے۔ حضرت امام ابن زبیرؓ نے کہا کہ اگر درخت پر کھجوریں ہوتیں اور ہم کھاتے تو بڑا مزہ پاتے۔ حضرت امام حسنؓ نے حضرت ابن زبیرؓ سے فرمایا کہ کیا تم تازہ کھجوریں کھانا چاہتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہاں جی! حضرت امام حسنؓ نے دعا کے لئے ہاتھ بلند فرمائے اور کچھ زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ آناً فاناً خشک درخت سرسبز ہو گیا۔ اس میں بڑے بڑے پتے نکل آئے اور بات کرتے کرتے عمدہ عمدہ کھجور کا پھل نمودار ہو گیا۔ یہ کرامت دیکھ کر وہاں ایک بدنصیب اونٹوں کے چرواہے نے کہا کہ واہ صاحب واہ! یہ اچھا شعبدہ دکھایا۔ یہ سارا کھیل جادو کا ہے۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا: او نالائق! یہ جادو کا کھیل نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کے فرزند کی کرامت اور قبولیت کا ثمر ہے۔ پھر ایک شخص درخت پر چڑھا اور بہت سی کھجوریں توڑ کر لایا۔ سب نے سیر ہو کر کھائیں۔ (سیرت حسنین کریمین ص۳۔۱۷۲،۱۷)

۳...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسنؓ سے بہت زیادہ محبت تھی۔ ایک دفعہ اندھیری رات میں حضرت حسنؓ، رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ حضرت حسنؓ نے نبی

کریم ﷺ سے کہا کہ میں اپنی امی کے پاس چلا جاؤں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں ان کے ساتھ چلا جاؤں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! اتنے میں آسمان میں بجلی چمکی اور اس کی روشنی اتنی دیر رہی کہ اس میں چل کر حضرت حسنؓ اپنی والدہ کے پاس پہنچ گئے۔ (حسنؓ اور حسینؓ کے سو قصے ص ۴۷)

## سیدنا حسنؓ کی ازواج اور اولاد کے نام

سیدنا امام حسنؓ نے اپنی حیات طیبہ میں کئی شادیاں کی ہیں۔ آپ نے بیک وقت چار بیویوں کو اکٹھے رکھا۔ ان کے حقوق میں عدل وانصاف میں ذرہ بھر بھی کمی بیشی نہیں ہونے دی۔ بعض مرتبہ طلاق دینے کی بھی نوبت آئی۔ لیکن آپ جب کسی وجہ سے اپنی بیوی کو طلاق دیتے تھے تو معاذ اللہ ان کا رویہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہوتا تھا۔ سیدنا امام حسنؓ طلاق دینے کی صورت میں حقوق العباد اور حسن معاشرت کا اس قدر خیال رکھتے تھے کہ مطلقہ بیوی کو گھر کا سارا ساز و سامان، دس ہزار روپیہ نقد اور ایک مشک شہد ساتھ دیتے۔

(سیرت حسنین کریمین، ص ۵۸)

آج لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ طلاق کے وقت کیسے حالات سرانجام دیتے ہیں؟۔ الامان والحفیظ!

اب ہم ان خواتین کے اسماء کا ذکر کرتے ہیں جو کہ سیدنا امام حسنؓ کے نکاح میں رہیں اور ان میں سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد کی نعمت سے بھی نوازا۔ ازواج مقدسات کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں:

☆...... ام بشیر دختر ابو مسعود بن عتبہ۔ ☆...... خولہ بنت منظور بنت ریان۔ ☆...... فاطمہ بنت ابو مسعود عتبہ۔ ☆...... ام ولد۔ ☆...... ام اسحٰق بنت طلحہ بن عبیداللہ۔ ☆...... رملہ۔ ☆...... ام الحسن۔ ☆...... ثقیفہ۔ ☆...... امرء القیس۔ ☆...... جعدہ بنت اشعث۔ (شہادت نواسہ سید الابرار ص ۳۲۵)

## سیدنا امام حسنؓ کے صاحبزادوں کے نام

جس طرح بیویاں سیدنا امام حسنؓ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہوئے جان نچھاور کرتی تھیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ان کو جو بیٹے اور بیٹیاں عطا فرمائے تھے وہ بھی انتہائی شریف اور اپنے والد مکرم کے انتہائی مطیع اور آپ کے اشارہ ابرو پر اپنی جان نچھاور کر کے سعادت حاصل کرنے والے عطا فرمائے تھے۔ آپ کے صاحبزادوں کے نام لکھے جا رہے ہیں۔ جن میں کچھ میدان کربلا میں اپنے عظیم محسن سیدنا امام حسین بن علیؓ کی رفاقت ومعیت میں شریک ہوئے اور شہادت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔ ملاحظہ فرمائیں:

☆...... حضرت عمرؒ ☆...... حضرت عبداللہؒ ☆...... حضرت قاسمؒ ☆...... حضرت حسن مثنیٰؒ ☆...... حضرت زیدؒ ☆...... حضرت عبدالرحمٰنؒ ☆...... حضرت حسینؒ جن کا لقب اثرم تھا ☆...... حضرت طلحہؒ ☆...... حضرت احمدؒ ☆...... حضرت اسماعیلؒ ☆...... حضرت عقیلؒ۔

## صاحبزادیوں کے نام

سیدنا امام حسنؓ کو اللہ تعالیٰ نے جو شہزادیاں عطا فرمائی تھیں۔ ان کے نام: ☆...... سیدہ ام الحسنؓ ☆...... سیدہ ام الحسینؓ ☆...... سیدہ فاطمہؓ ☆...... سیدہ رقیہ۔ (سیرت حسنین کریمین ص۲۴۴،۲۴۵)

## سفر آخرت

حضرت امام حسنؓ ماہ ربیع الاول ۴۹ ہجری یا ۵۰ ہجری میں اپنی حیات مبارکہ کے سنتالیس سال یا اڑتالیس سال کے بعد عالم بالا کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آپ مدینہ طیبہ میں بیمار تھے تو آپ کی عیادت کے لئے مشہور صحابی حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ تشریف لائے۔ حضرت حسنؓ نے اس انتہائی جان لیوا بیماری کے دوران بھی اپنے نانا جان ﷺ کی حدیث پاک انہیں سنا کر یہ ثابت کر دیا کہ مسلمان کو آخری وقت تک پیغام رسول ﷺ امت کے دوسرے لوگوں تک پہنچانا چاہئے۔ چنانچہ زہر دیا گیا تھا اور اس زہر کی وجہ سے تین دن کے بعد شہادت کے مقام پر فائز ہو چکے تھے۔ لیکن زہر کی وجہ سے بیماری شدت وگھبراہٹ میں اضافہ ہی کرتی رہی۔ جب سیدنا امام حسنؓ کو زہر دیا گیا تو چھوٹے شہزادے سیدنا امام حسینؓ ان کی حالت دیکھ کر بہت زیادہ آبدیدہ وغم ناک ہو کر اس جستجو میں لگ گئے کہ پتہ چلائیں کہ اس حرکت کا کون مرتکب ہے؟ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ: ’’آپ کے بھائی سیدنا امام حسینؓ نے بہت زیادہ کوشش کی کہ آپ کو زہر دینے والے کا پتہ چلے۔ مگر کسی نے آپ کو نہیں بتایا۔ سیدنا امام حسنؓ نے اپنے چھوٹے بھائی سے فرمایا: جس کے متعلق مجھے گمان ہے، اگر وہی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے خود شدید انتقام لیں گے۔ اگر وہ نہیں تو میری وجہ سے اسے نہ مارا جائے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے پاک ہے۔‘‘

## میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لڑوں گا

’’اے میرے بھائی میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے اور میں جلد آپ سے جدا ہو جاؤں گا اور اپنے رب سے جا ملوں گا۔ میرا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ مصیبت کہاں سے آئی ہے۔ میں اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لڑوں گا۔ تجھے میرے حق کی قسم! اس معاملے میں کوئی بات نہ کرنا۔

(الصواعق المحرقہ ص۱۴۱)

سیدنا امام حسنؓ نے انتہائی تکلیف کی حالت میں اپنے بھائی سیدنا امام حسینؓ سے فرمایا: اے میرے بھائی! مجھے تین دفعہ پہلے زہر دیا گیا ہے۔ مگر اس قسم کا زہر مجھے کبھی نہیں دیا گیا۔ سیدنا امام حسینؓ نے عرض کی کہ آپ کو زہر کس نے دیا ہے؟ فرمایا: تیرے اس پوچھنے کا یہ مطلب ہے کہ تو ان سے لڑائی کرے گا۔ مگر میں نے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے۔

بہن دعا کرنا

اس گھبراہٹ کے عالم میں جب آپ کی بے چینی بڑھ گئی تو خاندان اہل بیتؓ کے گھرانے کے ہر فرد کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے۔ مگر امام حسنؓ نے اس وقت بھی انتہائی صبر وتحمل کا نمونہ بنتے ہوئے اپنی ہمشیرہ سیدہ زینبؓ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: بہن میرے لئے خاتمہ ایمان کی دعا کرنا۔ میرے ماں باپ میرا انتظار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہو۔ میری بہن تم خاندان کا خیال رکھنا۔ کیونکہ تم بڑی ہو اور کسی کو میرے بعد کوئی تکلیف واذیت نہیں پہنچانا۔

سیدنا امام حسینؓ لپٹ کر روتے رہے

جب سیدنا امام حسینؓ نے ان کی اس انتہائی کرب والم والی گھڑیاں دیکھیں تو سیدنا امام حسین اپنے بھائی جناب سیدنا امام حسنؓ کے گلے لپٹ کر رونے لگے اور اپنے برادر اکبر سے کہنے لگے کہ بھائی جان! آپ پریشان وغمگین کیوں ہیں؟ آپ کو بہت جلدی اپنے نانا جان کی خدمت میں حاضری کا شرف ملے گا۔ پھر امام حسنؓ نے اپنے چھوٹے بھائی سے فرمایا کہ میرے پیارے بھائی! میں کچھ ایسے امر میں داخل ہو گیا ہوں جس کی مثل اب تک داخل نہیں ہوا۔ یعنی: ’’میں اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق دیکھ رہا ہوں جس کی مثل پہلے میں نے نہیں دیکھی۔‘‘ نیز وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ’’میں گویا تمہارے اس وقت کو بھی دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تیرا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔ میرے عزیز بھائی! یاد رکھنا اس وقت اپنے نانا جان حضرت محمد ﷺ اور پدر بزرگوار سیدنا علیؓ کی وصیت کے مطابق صبر کے دامن کو ہرگز نہ چھوڑنا۔‘‘ (شہادت نواسہ سید الابرار ص ۴۴۵)

آپ نے خواب دیکھا

یعنی آپ نے اپنی وفات سے چند دن قبل ایک خواب دیکھا۔ گویا کہ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ’’قل ھو اللہ احد‘‘ لکھا ہوا ہے۔ آپ اور آپ کے خاندان والے اس خواب سے بہت زیادہ خوش ہوئے۔ انہوں نے یہ خواب مشہور شخصیت حضرت ابن المسیب ﷫ کے سامنے بیان کیا تو حضرت ابن المسیب ﷫ نے فرمایا: اگر میں اس خواب کی تصدیق کروں تو آپ کی زندگی مبارک کم ہی باقی رہ گئی ہے۔ چنانچہ چند روز کے بعد آپ کی وفات ہو گئی۔‘‘ (الصواعق المحرقہ ص ۱۴۱) اور خواب کی تعبیر پوری ہو گئی۔ آپ نے بروز جمعہ یا سوموار کے دن وفات پائی۔ آپ اپنی پوری حیات طیبہ بھرپور سعادتوں اور بھلائیوں کے ساتھ گزار کر جنت الفردوس کے راستے کے راہی بنے۔ ان سالوں میں امام حسنؓ نے ساڑھے چھ سال اپنے نانا جان ﷺ کی معیت میں اور تقریباً سات سال اپنی پیاری ماں سیدہ فاطمہؓ اور سینتیس سال کا عرصہ اپنے والد سیدنا علیؓ کی معیت میں گزارنے کا شرف حاصل کیا۔

## غسل، جنازہ اور جنت البقیع میں تدفین

سیدنا امام حسنؓ کو غسل جناب سیدنا امام حسینؓ، حضرت محمد بن حنفیہؒ اور حضرت عباسؓ نے دیا۔ آپ کی وفات کی خبر آناً فاناً مدینہ طیبہ اور اس کے آس پاس جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت سعید بن العاصؓ نے پڑھائی۔ وہ اس سے پہلے حضرت معاویہؓ کی طرف سے والئی مدینہ یعنی گورنر مدینہ تھے۔ (الصواعق المحرقہ ص۱۴۱)

## سیدنا امام حسینؓ نے حکم دیا

جناب سیدنا امام حسینؓ نے والئی مدینہ حضرت سعید بن العاصؓ کو فرمایا کہ آپ جنازہ پڑھائیں اور ساتھ ہی ایک اصول بیان فرمایا: ''یعنی دین اسلام میں یہی سنت ہے کہ حاکم وقت اور امیر وقت جنازہ پڑھائیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں کبھی بھی آپ کو ایسا نہ کہتا۔'' (فوائد نافعہ ج دوم ص۱۶۲)

سیدنا امام حسنؓ کے جنازہ کا بہت بڑا اجتماع تھا۔ مدینہ طیبہ اور قرب و جوار کا کوئی ایسا انسان نہیں تھا جس نے اس جنازہ میں شرکت نہ کی ہو۔ چنانچہ ثعلبہ بن ابی مالک ؒ فرماتے ہیں کہ: ''جس دن امام حسنؓ کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں ان کی تدفین ہوئی تھی میں بھی وہاں موجود تھا تو میں نے دیکھا کہ اس موقع پر لوگوں کا اتنا زیادہ ہجوم تھا کہ اگر اس موقع پر کوئی سوئی بھی زمین پر پھینکی جاتی تو وہ زمین پر گرنے کی بجائے لوگوں پر گرتی۔ یعنی لوگوں کے رش کی وجہ سے ان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔'' (الحسن والحسین ص۳۳)

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد آپ کو مدینہ طیبہ کی اس سرزمین میں دفن کیا گیا جس کو شروع ہی سے جنت کا ٹکڑا قرار دیا گیا۔ اس خاک کے کتنے اعلیٰ مقام و منزلت جس میں صحابہ کرامؓ جیسی شخصیات محو آرام ہیں۔ اس پاکیزہ دھرتی میں امت مسلمہ کی مائیں امہات المومنینؓ اور نبی کریم ﷺ کی شہزادیاں محو آرام ہیں۔ اس مبارک قبرستان میں آپ کو آپ کی والدہ محترمہ سیدہ فاطمہ بتول خاتون جنتؓ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ ان پر سلامتیاں نازل ہوں۔

قارئین کرام! ہم سیدہ فاطمہؓ کے اس پاک فرزند کی مختصر داستان حیات کو یہاں مکمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوری امت مسلمہ کو ان کے نقش قدم کی پیروی کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

## تصحیح نامہ

گزشتہ شمارہ یعنی ماہ جنوری ۲۰۱۸ء کے صفحہ نمبر ۱۹ پر قبول اسلام کی ایک رپورٹ شائع ہوئی جس میں عمرکوٹ روجھان کا ضلع ڈیرہ غازیخان درج ہے۔ جبکہ یہ ضلع راجن پور ہے اور اسلام لانے والے ناموں میں نمبر۲ پر محمد فہیم تبسم کی جگہ مولانا فہیم تبسم درج ہے۔ قارئین اس کی تصحیح فرمالیں۔ ادارہ!

# نماز کے بعد دعائیں پڑھنے کا ثواب

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱...... حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! خدا کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت معاذؓ نے جواب میں عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ: میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد ان کلمات کو مت چھوڑنا: ’’اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ‘‘۔

۲...... حضرت ابوایوبؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی صبح کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے گا: ’’لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ‘‘ اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ ایک اور روایت میں ’’لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ‘‘ سے پہلے ’’اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ‘‘ کے الفاظ ہیں۔

۳...... نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے نماز کے بعد ’’قُلْ ھُوَاللّٰہُ‘‘ پڑھا، اسے تیسرا حصہ قرآن پاک پڑھنے کا ثواب ملے گا اور جس نے مندرجہ بالا کلمہ دس مرتبہ پڑھا تو یہ ثواب کے اعتبار سے بہت عظیم ہے اور وہ (پڑھنے والا) اس شخص سے بہتر ہے جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کئے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جس نے مندرجہ بالا کلمات پڑھے اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جس نے صبح کی نماز کے بعد مندرجہ بالا کلمات دس مرتبہ پڑھے اس کو دس نیکیاں ملیں گی، دس گناہ معاف ہوں گے اور دس درجات بلند ہوں گے۔

۴...... حضرت مغیرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے بعد مندرجہ کلمات کے ساتھ ’’اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ‘‘ پڑھتے سنا۔

۵...... حضرت حارث بن مسلمؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو کلام کرنے سے پہلے ’’اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ‘‘ سات بار کہہ لو۔ اگر تم اس دن مر گئے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم سے محفوظ لکھ دیں گے اور اگر تم یہی کلمات مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھ لو تو اگر تم رات میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم سے محفوظ فرمادیں گے۔

# بسم اللہ کی برکات

مولانا محمد احمد: چناب نگر

مشرکین کا طرز وطریق ہمیشہ سے یہ چلا آ رہا ہے کہ وہ اپنے کاموں کی ابتداء معبودان باطلہ کے نام سے کرتے ہیں، لیکن مسلمانوں کے لئے قرآن وسنت کی تعلیم یہ ہے کہ جب بھی کسی کام کی ابتداء کریں تو اللہ تعالیٰ کے نام سے کریں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ اور شیخ ابو طالب مکی ؒ نے لکھا ہے کہ جب لوگ گناہ کرتے ہیں تو خدا کا غضب بھڑکتا ہے۔ مگر جب مسجدوں اور مکاتب میں بچے ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھتے ہیں یعنی اللہ کے نام سے ابتداء کرتے ہیں تو خدا کا غضب ٹھنڈا ہوجاتا ہے۔ یہ اس نام کی برکات ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کی ملت کا یہ شعار ہے کہ ہر کام کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔ اس نام کی برکات کے دو مختصر واقعے مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیں:

۱...... بادشاہ قیصر روم نے سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کی طرف ایک خط میں لکھا کہ میرے سر میں درد رہتا ہے، کوئی علاج بتائیں، سیدنا عمر فاروقؓ نے اس کے پاس اپنی ٹوپی بھیجی کہ اسے سر پر رکھا کرو، سر کا درد جاتا رہے گا۔ چنانچہ قیصر روم جب وہ ٹوپی سر پر رکھتا تو درد ختم ہوجاتا، اتارتا تو درد دوبارہ لوٹ آتا۔ اسے بڑا تعجب ہوا۔ تجسس سے ٹوپی چیری تو اس کے اندر ایک رقعہ پایا، جس پر ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' لکھا تھا۔ یہ بات قیصر کے دل میں گھر کرگئی، کہنے لگا ''دین اسلام کس قدر معزز ہے اس کی تو ایک آیت بھی باعث شفا ہے، پورا دین باعث نجات کیوں نہ ہوگا'' چنانچہ اسلام قبول کرلیا۔ (المواھب اللدنیہ شرح ترمذی، ص:۳)

۲...... علامہ فخرالدین رازی ؒ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک قبر پر ہوا، جس میں میت کو عذاب دیا جارہا تھا۔ دوبارہ وہاں سے گزر ہوا تو دیکھا کہ قبر میں رحمت کے فرشتے ہیں۔ عذاب کی تاریکی کی بجائے وہاں اب مغفرت کا نور ہے۔ آپ کو تعجب ہوا، اللہ تعالیٰ سے اس عقدہ کو حل کرنے کی دعا کی تو اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ''یہ بندہ گناہ گار تھا، جس کی وجہ سے مبتلائے عذاب تھا، مرتے وقت اس کی بیوی امید سے تھی، اس کا بچہ پیدا ہوا، وہ بچہ مکتب میں داخل کردیا گیا، استاذ نے اسے پہلے دن ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھائی، تب مجھے اپنے بندے سے حیا آئی کہ میں زمین کے اندر اسے عذاب دیتا رہوں جب کہ اس کا بیٹا زمین کے اوپر میرا نام لیتا ہے۔'' (تفسیر کبیر از امام رازی ؒ)

# اسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں

مولانا محمد شریف ہزاروی

ہمارے ہاں اچانک یہ بحث شروع کر دی گئی ہے کہ اسرائیل کو تسلیم کرنا چاہئے اور ایسا کرنا پاکستان کے مفاد میں ہے۔ یہ بحث کیوں شروع ہوئی اور کس نے یہ بحث شروع کی۔ اس بحث کے پس پردہ محرکات کیا ہیں اور سامنے کن لوگوں کو رکھ کر بحث کا آغاز کیا گیا۔ کن کن قوتوں کے اشارہ سے یہ سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس کا جائزہ لینا ہمارے بس کا روگ نہیں ہے اور نہ ہی بیجا کسی پر الزام تراشی کرنا چاہتے ہیں۔ مقتدرہ قوتوں کا کام ہے کہ وہ ہر اس سازش اور سازشی عناصر کی خبر رکھیں اور جس قدر مناسب ہو ان کی سرزنش کریں۔ کیونکہ یہ ایک حساس قسم کا مسئلہ ہے اور پاکستانی مسلمان عوام اسرائیل اور یہود کے بارے میں بیحد جذباتی ہیں۔ جو عناصر بار بار مختلف عنوانوں سے اس بحث کو شروع کرتے ہیں۔ ان کے پیچھے کونسی قوتیں ہیں۔ ان تک پہنچنا پاکستان کی محب وطن حکومت اور ہر محب وطن سیاسی راہنما کا کام ہے کہ وہ ان عناصر کو بے نقاب کریں۔ تاکہ بار بار وہ سادہ لوح عوام کو گمراہ نہ کر سکیں۔ جو حضرات اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بات کرتے ہیں وہ بطور جواز یہ استدلال پیش کرتے ہیں کہ بھارت نے اسرائیل کو تسلیم کر کے ترقی کر لی ہے اور ہم اس ترقی میں پیچھے رہ گئے ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس ترقی کی نشاندہی ہونی چاہئے جو ہندوستان نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کی وجہ سے کی ہے۔ ہمارے خیال میں ہندوستان کی ترقی کا راز اس میں ہے کہ وہ اپنی ملکی وسائل کو جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہو کر بروئے کار لائے ہیں۔ انہوں نے ملکی مفاد کا خیال ذاتی مفاد سے زیادہ رکھا ہے اور ہم نے ملکی وسائل کو بے دریغ ضائع کیا ہے۔ ہمارے رہبران قوم سے لے کر ایک عام آدمی تک کو ذاتی مفاد قومی مفاد سے زیادہ عزیز ہیں۔ ہمارے ملک کے عوام اور ملک دن بدن غربت و افلاس کی طرف بڑھ رہے ہیں اور حکمران طبقے دن بدن امیر ترین ہوتے جا رہے ہیں۔ دونوں میں سے ترقی ایک ہی کرے گا یا تو ملک ترقی کرے گا اور یا حکمران۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کی دیوار گری ہوئی تھی تو کسی نے ان کو عرض کیا کہ امیر المومنین آپ کے مکان کی دیوار منہدم ہو گئی ہے۔ آپ اس کو درست کیوں نہیں فرماتے؟ تو فرمانے لگے کہ: ”یا تو ہماری دیواریں بنیں گی یا رعایا کی۔ ہماری منہدم ہوں گی تو رعایا کی تعمیر ہوں گی اور رعایا کی منہدم ہوں گی تو ہماری تعمیر ہوں گی۔“ ہماری بربادی کا راز یہ ہے کہ ہمارے حکمران دن بدن آباد ہو رہے ہیں۔ یہ نہیں

کہ ہم نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا۔ ہمارے ملک میں جو ایک دفعہ کسی حکومتی پرکشش عہدے پر فائز ہو جائے، اس سے زندگی بھر کے لئے غربت کا خوف ختم ہو جاتا ہے۔ ہمیں اپنی اس طرز کی اصلاح کرنی چاہئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسرائیل جو بھارت کے لئے نرم گوشہ رکھتا ہے تو یہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ بھارت نے اسرائیل کو تسلیم کیا ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ بھارت اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کا ازلی دشمن ہے اور اسرائیل بھی اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کا دشمن ہے۔ ان دونوں میں یہ قدر مشترک ہے۔ جس کی وجہ سے یہ ایک دوسرے کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔ بھارت اور اسرائیل دونوں عالم کفر کے سرکردہ راہنماؤں میں شامل ہیں اور کفر چونکہ ایک ہی ملت ہے۔ اس لئے یہ ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچاتے اور ایک دوسرے کو ترقی کا موقعہ فراہم کرتے ہیں۔ ورنہ کچھ اسلامی ممالک نے بھی تو اسرائیل کو تسلیم کیا ہوا ہے۔ اسرائیل کا ان کو ترقی کا موقعہ فراہم کرنا تو دور کی بات آج تک ان کے اور اسرائیل کے تعلقات میں وہ گرم جوشی پیدا نہیں ہوسکی جو اسرائیل اور بھارت کے درمیان ہے یا جو اسرائیل اور دوسرے غیر ممالک میں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بات صرف تسلیم کرنے سے نہیں بنے گی۔ بلکہ اسرائیل سے ترقی کے اسباب حاصل کرنے کے لئے کفر اختیار کر کے مذہبی اشتراک بھی ضروری ہے۔

ایک بات یہ بھی کہی جارہی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مدینہ طیبہ تشریف لاکر یہود مدینہ سے ’’میثاق مدینہ‘‘ نامی معاہدہ کر کے ان کو تسلیم کیا تھا۔ اس لئے ان لوگوں کی نظر میں اسرائیل کو تسلیم کرنا سنت نبوی ہے اور تارک سنت گناہ گار ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی خواہش یہ ہے کہ ہماری قوم اور ملک ترک سنت کے گناہ میں مزید مبتلا نہ ہوں اور اسرائیل کو تسلیم کر کے فوراً سو شہیدوں کا ثواب حاصل کرنا چاہئے۔ ہم انشاء اللہ اس بات کا جائزہ پیش کریں گے کہ میثاق مدینہ کیا ہے۔ اس میں کون سی شرائط اور دفعات شامل ہیں اور آیا واقعی رسول اللہ ﷺ نے ان کو تسلیم کیا تھا یا آپ ﷺ یہ بتانا چاہتے تھے کہ اسرائیل یہودی ایسی قوم ہے کہ یہ تسلیم کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اس لئے ان سے ہمیشہ محتاط رہیں۔ کبھی ان کے لئے نرم گوشہ اختیار نہ کرنا۔ ورنہ نقصان کے ذمہ دار خود ہو گے۔ پہلے ہم میثاق مدینہ نقل کر کے یہود کی طرف سے اس کی مخالفت نقل کریں گے۔ اس کے بعد قرآن کریم سے یہود کی اسلام اور صاحب اسلام دشمنی، اللہ اور رسول ﷺ کی توہین کے دلائل پیش کریں گے اور جزیرۃ العرب سے یہود کے اخراج کے بارے میں آنحضرت ﷺ کے ارشادات نقل کر کے فیصلہ مسلمانوں پر چھوڑیں گے کہ ان حالات اور واقعات کی روشنی میں ان کو تسلیم کرنا صحیح ہے کہ نہیں۔

## میثاق مدینہ

حضور اکرم ﷺ نے یہود مدینہ کے ساتھ جو معاہدہ فرمایا تھا اس کے مندرجات حسب ذیل ہیں:

’’بسم اللہ الرحمن الرحیم! یہ تحریری عہد نامہ محمد نبی امی (ﷺ) کی طرف سے درمیان

مسلمانان قریش ویثرب اور یہود کے، جو مسلمانوں کے تابع ہوں اور ان کے ساتھ الحاق چاہیں، ہر فریق اپنے اپنے مذہب پر قائم رہ کر امور ذیل کا پابند ہوگا:

١...... قصاص اور خون بہا کے جو طریقے قدیم زمانہ سے چلے آرہے ہیں وہ عدل وانصاف کے ساتھ قائم رہیں گے۔

٢...... ہر گروہ کو عدل وانصاف کے ساتھ اپنی جماعت کا فدیہ دینا ہوگا۔ یعنی جس قبیلہ کا جو قیدی ہوگا اس کے چھڑانے کے لئے زر فدیہ دینا اسی قبیلہ کے ذمہ ہوگا۔

٣...... ظلم اثم وعدوان اور فساد کے مقابلہ میں سب متفق ہوں گے۔ اس بارے میں کسی کی رعایت نہ کی جائے گی۔ اگرچہ وہ کسی کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

٤...... کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کسی کافر کے مقابلہ میں قتل کرنے کا مجاز نہ ہوگا اور نہ کسی مسلمان کے مقابلہ میں کسی کافر کی کسی قسم کی مدد کی اجازت ہوگی۔

٥...... ایک ادنیٰ مسلمان کو پناہ دینے کا وہی حق ہوگا جو کسی اعلیٰ رتبہ کے مسلمان کو ہوگا۔

٦...... جو یہود مسلمانوں کے تابع ہو کر رہیں گے ان کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہوگی۔ ان پر نہ کسی قسم کا ظلم ہوگا اور نہ اس کے مقابلہ میں کسی کی کوئی مدد کی جائے گی۔

٧...... کسی کافر یا مشرک کو یہ حق نہ ہوگا کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں قریش کے کسی جان یا مال کو پناہ دے سکے یا قریش اور مسلمانوں کے مابین حائل ہو۔

٨...... بوقت جنگ یہود کو جان ومال سے مسلمانوں کا ساتھ دینا ہوگا۔ مسلمانوں کے خلاف مدد کی اجازت نہ ہوگی۔

٩...... نبی کریم ﷺ کا کوئی دشمن اگر مدینہ پر حملہ کرے تو یہود پر آنحضرت ﷺ کی مدد لازم ہوگی۔

١٠...... جو قبائل اس عہد اور حلف میں شریک ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی قبیلہ اس حلف اور عہد سے علیحدگی اختیار کرنا چاہے تو بغیر نبی کریم ﷺ کی اجازت کے علیحدگی اختیار کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔

١١...... کسی فتنہ پرداز کی مدد یا اس کو ٹھکانہ دینے کی اجازت نہ ہوگی اور جو شخص کسی بدعتی کی مدد کرے گا یا اس کو اپنے پاس ٹھکانہ دے گا تو اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے۔ قیامت تک اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔

١٢...... مسلمان اگر کسی سے صلح کرنا چاہیں تو یہود کو بھی اس صلح میں شریک ہونا ضروری ہوگا۔

١٣...... جو کسی مسلمان کو قتل کرے اور شہادت موجود ہو تو اس کا قصاص لیا جائے گا۔ الا یہ کہ ولی مقتول دیت وغیرہ پر راضی ہو جائے۔

۱۴...... جب بھی کوئی اختلاف یا جھگڑا پیش آئے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔“ (سیرۃ المصطفیٰ ج۱ص۳۵۴، از علامہ کاندھلوی ؒ البدایہ والنہایہ ج۳ص۲۲۴)

علامہ شبلی ؒ لکھتے ہیں کہ یہ تین قبیلے تھے۔ بنوقینقاع بنونضیر بنوقریظہ سیرۃ النبی ج اول علامہ ابن کثیر ؒ نے یہود بنوعوف، یہود بنونجار، یہود بنی الحارث اور بنوساعدہ بنوجشم اور بنوالاوس بنوثعلبہ بنوجفنہ شطبہ کا ذکر بھی معاہدہ میں لکھا ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج۳ص۲۲۴)

علامہ کاندھلوی ؒ لکھتے ہیں۔ مگر تینوں قبائل نے یکے بعد دیگرے معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور اسلام کی دشمنی اور خلاف سازشوں میں پورا پورا حصہ لیا اور اپنے کیے کی سزا بھگتی۔ (سیرۃ المصطفیٰ حصہ اول ص۳۵۴)

رسول اللہ ﷺ نے یہود کے ساتھ یہ معاہدہ صلح وآتشی کیا۔ لیکن یہود جن کی سرشت میں نقض عہد بدیانتی، حسد، مکروفریب، دھوکہ دہی اور اپنے مفاد کا حصول شامل ہے۔ نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

## بنوقینقاع

سب سے پہلے یہود بنوقینقاع نے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس کو توڑ ڈالا۔ علامہ ابن کثیر ؒ لکھتے ہیں کہ بنوقینقاع پہلے یہودی تھے، جنہوں نے اس معاہدہ کو جو ان میں اور رسول اللہ ﷺ میں ہوا تھا توڑا تھا اور جنگ بدر و جنگ احد کی درمیانی مدت میں مسلمانوں سے لڑائی لڑی۔ (البدایہ والنہایہ ج۴ص۴)

نقض عہد کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ بنوقینقاع کے بازار میں گئے اور ان کو جمع کر کے وعظ فرمایا کہ اے گروہ یہود! اللہ سے ڈرو جیسے بدر میں قریش پر عذاب نازل ہوا کہیں تم پر نازل نہ ہوجائے۔ اسلام کو قبول کرلو۔ تم خوب جانتے ہو کہ میں اللہ کا سچا رسول ہوں۔ تم اپنی کتاب میں بھی یہ لکھا ہوا پاتے ہو اور اللہ نے تم سے اس کا عہد بھی لیا ہے۔ (سیرۃ المصطفیٰ ج۲ص۵۲۱، البدایہ والنہایہ ج۴ص۵)

یہود بنوقینقاع یہ سن کر بھڑک اٹھے اور کہا کہ تم اس دھوکہ میں ہرگز نہ رہنا کہ تم نے قریش پر فتح پائی۔ قریش ایک ناتجربہ کار اور فنون حرب سے نابلد قوم تھی اور اگر ہم سے تمہارا مقابلہ ہوا تو تم دیکھ لوگے اور تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ تم کو کن لوگوں سے واسطہ پڑا ہے ہم مرد ہیں۔ (البدایہ والنہایہ ج۴ص۵)

علامہ زرقانی بحوالہ ابن سعد لکھتے ہیں: اصل میں تو یہود معاہدہ توڑ چکے تھے۔ الا کہ واقعہ بدر میں یہودیوں شورش کی اور حسد ظاہر کی اور عہد کو توڑا۔ (سیرۃ النبی ج۱ص۲۳۶، زرقانی ج۱ص۵۳۶)

لیکن بظاہر ایک واقعہ رونما ہوا جس سے جنگ کی آگ بھڑک اٹھی: ”ایک انصاری کی بیوی مدینہ کے بازار میں ایک یہودی کی دوکان پر نقاب پوش دودھ فروخت کرنے کے لئے آئی۔ دوکاندار نقاب اٹھا کر ان کا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا۔ انہوں نے انکار کیا۔ یہودی نے ان کی لاعلمی میں ان کے کپڑے کا پلو پیچھے باندھ

دیا تو جب وہ اٹھ کر چلیں تو کپڑا اگر گیا وہ بے پردہ ہوگئیں۔ یہودی اس بے حرمتی پر خوب کھل کھلا کر ہنسے اس خاتون نے ایک چیخ ماری۔ جس پر ایک مسلمان نے طیش میں آ کر اس بدخصلت یہودی کو قتل کر دیا۔ یہودیوں نے مسلمان کو قتل کر دیا۔ مسلمانوں کو اس پر غصہ آیا۔ اس طرح بنوقینقاع کے ساتھ جنگ شروع ہوئی۔‘‘

رسول اللہ ﷺ نے ابولبابہ بن عبدالمنذر کو مقرر فرما کر ان کی طرف بھیجا وہ اپنے قلعہ میں داخل ہوگئے۔ بالآخر مجبور ہو کر سولہویں دن قلعہ سے نیچے اتر آئے۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ابن سلول نے رسول اللہ ﷺ کی منت سماجت کر کے ان کی جان بخشی کروائی اور قتل ہونے سے ان کو بچایا۔ لیکن اپنا مال واسباب لے کر ان کو اذرمات ملک شام کی طرف جلاوطن ہونا پڑا۔ (البدایہ والنہایہ ج۴ص۵)

## بنونضیر

میثاق مدینہ میں دوسرا بڑا قبیلہ یہود بنونضیر کا تھا۔ ان کا معاہدہ کو توڑنے کا واقعہ اس طرح ہوا کہ عمرو بن امیہ ضمری بیئر معونہ سے واپس مدینہ منورہ آ رہے تھے۔ راستہ میں قبیلہ بنوعامر کے دو مشرک ان کے ساتھ ہوگئے جب یہ تینوں مقام قناۃ پر پہنچے تو یہ لوگ باغ میں ٹھہر گئے۔ جب دونوں مشرک سوگئے تو عمرو بن امیہ ضمری نے یہ سوچ کر کہ اس قبیلے کے سردار عامر بن طفیل نے ستر مسلمان شہید کئے ہیں، فی الحال تو سب کا انتقام مشکل ہے، بعض کا انتقام تو لے لوں اس لئے ان دونوں کو انہوں نے قتل کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ کا ان سے عہدو پیمان تھا۔ لیکن عمرو بن امیہ کو اس کی خبر نہ تھی۔ مدینہ پہنچے پر انہوں نے نبی کریم ﷺ سے واقعہ بیان کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں کے ساتھ تو ہمارا عہدو پیمان تھا۔ اس لئے ان کی دیت خون بہا دینا ضروری ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دونوں کی دیت روانہ کردی۔

(سیرۃ المصطفیٰ ج۲ص۲۱۴، طبقات ابن سعد ج۲ص۳۷، فتح الباری ج۷ص۲۵۴)

بنونضیر بھی بنوعامر کے حلیف تھے۔ اس لئے معاہدہ کے رو سے کچھ رقم دیت کی بنونضیر کے ذمہ بھی واجب الاداء تھی۔ جب نبی کریم ﷺ دیت کی رقم وصول کرنے کے لئے بنونضیر کے پاس گئے، آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت سعد بن معاذؓ، حضرت اسید بن حضیرؓ اور حضرت سعد بن عبادہؓ تھے۔ آپ ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھ گئے۔

بنونضیر نے بظاہر خندہ پیشانی سے آمادگی ظاہر کی۔ لیکن درپردہ ایک آدمی مقرر کیا جو چھت پر چڑھ کر ایک بھاری پتھر پھینک دے تاکہ آپ ﷺ اس کے نیچے دب کر مرجائیں۔ سلام بن مشکم نے ان کو کہا کہ ایسا نہ کرو اس لئے کہ اللہ کریم ان کو اس سازش کی خبر دے دیں گے اور یہ بدعہدی بھی ہے۔

جبرائیل امین نے آ کر اس سازش کی اطلاع آپ کو کردی۔ آپ فوراً واپس مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔ جب بقیہ صحابہ آپ کی تلاش میں مدینہ طیبہ پہنچے تو آپ نے ان کو بنونضیر کی سازش کی خبر دی اور ان پر

حملہ کرنے کا حکم دیا۔ بنونضیر کے بہت مضبوط قسم کے قلعے تھے۔ ان کو ان قلعوں پر گھمنڈ تھا وہ اس میں گھس گئے۔ کچھ منافقین کی حمایت اور حیی بن اخطب کے پیغام نے ان کا دماغ مزید خراب کر دیا تھا۔ اسی دوران انہوں نے ایک اور سازش کی۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنے ہمراہ تین آدمی لے آئیں۔ ہمارے تین عالم آپ سے گفتگو کریں گے۔ اگر وہ مطمئن ہو کر مسلمان ہو گئے تو ہم سب مسلمان ہو جائیں گے۔ لیکن در پردہ ان کو کہا کہ اپنے ساتھ خنجر لے جاؤ۔ جب وہ بات چیت کے لئے آئیں تو خنجر کا وار کر کے ان کو ختم کر دیں۔ اس سازش کی اطلاع بھی اللہ کریم نے آپ کو کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے محاصرے کا حکم دے دیا۔ چھ یا پندرہ دن تک صحابہؓ نے ان کا محاصرہ کیا۔ بالآخر وہ ذلیل وخوار ہو کر امن کے طلبگار ہوئے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کو دس دن کی مہلت دے کر مدینہ طیبہ سے جلاوطن کا حکم دے دیا۔ یہ مدینہ سے نکل کر خیبر اور وہاں سے ملک شام کی طرف چلے گئے۔ (البدایہ والنہایہ ج۴ ص۷۷)

## بنوقریظہ

بنونضیر مدینہ طیبہ سے نکل کر خیبر پہنچے۔ وہاں جا کر انہوں نے بہت بڑی سازش شروع کر دی۔ ان کے روسا میں سے سلام بن ابی الحقیق، حیی بن اخطب، کنانہ بن الربیع مکہ معظمہ چلے گئے اور قریش سے کہا کہ تم ساتھ دو تو اسلام کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ قریش آمادہ ہو گئے۔ پھر یہ قبیلہ غطفان کے پاس گئے۔ ان کو لالچ دی کہ خیبر کے محاصل میں نصف حصہ ہمیشہ تمہیں دیا جائے گا۔ بنواسد، غطفان کے حلیف تھے۔ اس لئے وہ بھی تیار ہو گئے۔ قبیلہ بنوسلیم قریش کی قرابت کی وجہ سے تیار ہو گئے۔ قبیلہ بنوسعد یہود کے حلیف ہونے کی وجہ سے تیار ہو گئے۔ الغرض مسلمانوں کے خلاف بہت بڑا (بتصریح فتح الباری) دس ہزار کا لشکر تیار ہو گیا۔ بنوقریظہ کے یہود اب تک اس پوری کارروائی سے لاتعلق تھے۔ بنونضیر نے ان کو ملانے کی کوشش کی۔ حیی بن اخطب (ام المومنین سیدہ صفیہؓ) کے والد خود قریظہ کے سردار کعب بن اسد کے پاس گئے۔ اس نے ملنے سے انکار کر دیا۔ حیی بن اخطب نے کہا میں فوج کا بحر بیکراں لایا ہوں۔ قریش اور تمام عرب الڈ آیا اور ایک محمد کے خون کا پیاسا ہے یہ موقعہ ہاتھ سے جانے دینے کے قابل نہیں۔ اب اسلام کا خاتمہ ہے۔ کعب ابھی بھی راضی نہ تھے۔ اس نے کہا کہ میں نے محمد ﷺ کو ہمیشہ صادق الوعد پایا ہے۔ ان سے عہد شکنی خلاف مروت ہے لیکن حیی بن اخطب کا جادو رائیگاں نہ جا سکا۔ بالآخر اس نے کعب کو راضی کر لیا۔

نبی کریم ﷺ کو جب علم ہوا تو آپ نے تحقیق حال اور اتمام حجت کے لئے حضرت سعد بن معاذؓ اور حضرت سعد بن عبادہؓ کو روانہ کیا اور ان کو فرمایا کہ اگر واقعتاً بنوقریظہ نے معاہدہ توڑ دیا ہو تو واپسی پر اس خبر کو مبہم لفظوں میں بیان کرنا تا کہ لوگوں میں بددلی نہ پھیلے۔ ان دونوں حضرات نے بنوقریظہ کو معاہدہ یاد دلایا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں جانتے کہ محمد کون ہیں اور معاہدہ کیا چیز ہے۔ بنوقریظہ کی وجہ سے مخالف فوج میں

بے حد اضافہ ہوگیا۔ قریش، یہود اور قبائل عرب کی فوجیں تین حصوں میں تقسیم ہوکر مدینہ منورہ کے تینوں اطراف سے اس طرح حملہ آور ہوئے کہ مدینہ کی زمین دہل گئی۔ جس کے نتیجہ میں جنگ احزاب یا جنگ خندق ہوئی۔

الغرض جنگ احزاب میں مشرکین، یہود اور قبائل عرب کو سخت ہزیمت ہوئی اور وہ بھاگ گئے۔

قریظہ نے احزاب میں اعلانیہ شرکت کی تھی تو وہ حسب وعدہ حیی بن اخطب کو ساتھ لائے جو اسلام کا بہت بڑا دشمن تھا۔ اب اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا کہ ان کا آخری فیصلہ کیا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے احزاب سے فارغ ہوکر حکم دیا کہ ہتھیار نہ کھولے جائیں اور قریظہ کی طرف بڑھیں۔ قریظہ اگر صلح وآشتی سے پیش آتے تو قابل اطمینان تصفیہ کے بعد ان کو امن دیا جاتا۔ لیکن وہ مقابلہ کا فیصلہ کر چکے تھے۔ فوج سے آگے بڑھ کر حضرت علیؓ ان کے قلعوں کے پاس پہنچے تو یہود نے اعلانیہ آنحضرت ﷺ کو (نعوذ باللہ) گالیاں دیں۔ الغرض ان کا محاصرہ کیا گیا۔ تقریباً ایک ماہ محاصرہ رہا۔ بالآخر انہوں نے درخواست کی۔ حضرت سعد بن معاذؓ جو فیصلہ کریں گے وہ ہمیں منظور ہوگا۔ حضرت سعد بن معاذؓ نے فیصلہ دیا کہ ان میں جو لڑنے والے ہیں ان کو قتل کیا جائے۔ عورتیں بچے قید ہوں، مال واسباب غنیمت قرار دیا جائے۔ یہ فیصلہ یہودیوں کے مذہب اور توراۃ کے مطابق تھا۔ (سیرۃ النبی ج۲ ص۶۵۳، البدایہ والنہایہ ج۴ ص۷۷)

میثاق مدینہ کے مندرجات اور دفعات آپ نے ملاحظہ فرمالئے۔ مدینہ کے یہودیوں کی طرف سے اس معاہدہ امن کی صرف خلاف ورزی ہی نہیں بلکہ انہوں نے اور یہودیوں کو معاہدہ کی خلاف ورزی پر آمادہ کیا جو یہودی پر امن رہنا چاہتا تھا اس کو پر امن رہنے نہیں دیا اور صرف یہود کی بات نہیں بلکہ انہوں نے مشرکین کے پاس جاکر ان کو بھی آمادہ جنگ کیا اور تمام عرب قبائل کو اکٹھا کیا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ پھر بھی ان کو نقض عہد سے باز رکھنے کی کوشش فرمارہے ہیں۔ لیکن وہ اسلام کے خاتمہ اور بیخ کنی کی کوشش میں مصروف تھے۔ نتیجہ جو نکلا وہ مندرجہ بالا تفصیل سے واضح ہوگیا۔ اب اس تفصیل کے بعد کون ذی عقل شخص اس کو یہود کے تسلیم کرنے کا معاہدہ کہہ سکتا ہے۔ پھر یہود اگر ایسے معاہدہ امن جس میں رسول اللہ ﷺ کی جانب سے کسی نقض عہد کا احتمال ہی نہیں کو برقرار نہ رکھ سکے اور ان کی خلاف ورزی کر کے ذلت اور رسوائی اپنے مقدر کی، تو اس زمانہ کے یہودی، اس زمانہ کے مسلمانوں کے ساتھ کس معاہدہ کی پاسداری کریں گے۔

رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کی مقدس جماعت کے ساتھ کئے گئے معاہدہ کو انہوں نے یکطرفہ طور پر ختم کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی اور اس زمانہ میں ان سے یہ توقع کی جائے کہ اگر ان سے معاہدہ کرلیا جائے اور ان کو تسلیم کرلیا جائے تو پاکستان ترقی کرلے گا۔ ہمارے خیال میں یہ سوچ کسی مثبت فکر رکھنے والے محب اسلام اور محب وطن پاکستانی کی نہیں ہوسکتی۔ یہود سے خیر کی کوئی توقع نہیں رکھی جاسکتی۔ ان میں شر کے علاوہ کوئی اور مادہ نہیں ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نمبر۷، ۱۹۹۷ء)

# شیخ الحدیث مولانا گل حبیب رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

مولانا گل حبیب مورخہ ۳؍دسمبر ۲۰۱۸ء کو وصال فرماگئے۔ آپ موضع کلی پیوڑہ غوریزئی بلوچستان میں ۱۳۷۲ھ کو حاجی خداداد رحمہ اللہ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق کاکڑ قوم کی ذیلی شاخ سنزرخیل غوریزئی سے تھا۔ آپ کے والد درویش منش، صاحب ثروت، خانہ بدوش تھے۔ مادری زبان پشتو تھی۔ مولانا گل حبیب رحمہ اللہ کی والدہ بھی نیک سیرت خاتون تھیں۔ ان کی اکثر یہ دعا ہوتی کہ اللہ تعالیٰ نیک، عالم، متقی، فرزند نصیب کریں۔ علاقہ کے عالم، بزرگ مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ کے سامنے بھی اسی خواہش کا اظہار کیا اور ان سے دعا کرائی جو مولانا گل حبیب رحمہ اللہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ مولانا گل حبیب رحمہ اللہ جب سن شعور کو پہنچے تو خاندانی رواج کے مطابق خانہ بدوش قبائل کے بچوں کی طرح بھیڑ اور اونٹ چرانے لگے۔

علاقہ میں مولانا رحمت اللہ اخوندزادہ رحمہ اللہ سلسلہ نقشبندیہ بانوریہ کے بزرگ عالم تھے، ان کے ہاں والدہ کی خواہش پر ۱۴؍سال کی عمر میں ابتدائی تعلیم کے لئے داخلہ لیا۔ یہاں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ژوب میں مولانا اللہ داد کاکڑ رحمہ اللہ، مولانا جمال خان رحمہ اللہ، مولانا محمد عیسیٰ رحمہ اللہ، مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ سے کتب فنون کی تکمیل کی۔ اکوڑہ میں مولانا عبدالسلام رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ باباجی رحمہ اللہ سے بھی کسب فیض کیا اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں موقوف علیہ کی تعلیم مکمل کی۔ مولانا فضل مولیٰ رحمہ اللہ، مولانا مفتی فرید رحمہ اللہ، مولانا دیر بابا رحمہ اللہ، مولانا عبدالعلیم رحمہ اللہ اور مولانا سمیع الحق رحمہ اللہ کی بھی شاگردی اختیار کی۔ یہ ۱۳۹۹ھ کی بات ہے۔ اسی سال شعبان ورمضان میں حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ سے نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں دورۂ تفسیر پڑھا۔

شوال ۱۳۹۹ھ میں جامعہ فاروقیہ کراچی میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمہ اللہ، مولانا مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ، مولانا عنایت اللہ رحمہ اللہ اور دیگر اساتذہ سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ اور حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی رحمہ اللہ سے بھی سند حدیث کی اجازت کا شرف حاصل کیا۔ خانقاہ سراجیہ جاکر حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمہ اللہ سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ رمضان ۱۴۰۰ھ خانقاہ سراجیہ میں گزرا۔ شوال ۱۴۰۰ھ مدرسہ مدینۃ العلوم قلعہ سیف اللہ میں تدریس کا آغاز کیا۔ دارالعلوم اسلامیہ لورالائی، جامعہ خیر المدارس وجامعہ قاسم العلوم کوئٹہ، جامعہ کنز العلوم پشین، ریاض العلوم رنگی میں ۳۸ سال تدریس کی۔ کریما سے بخاری شریف تک کتب بارہا پڑھائیں اور ہزاروں ہزار طلباء نے

آپ سے کسب فیض کیا۔ ۲۰۱۵ء میں جامعہ سراج العلوم سعدیہ کا گلشن سراج نیو بلیلی بائی پاس کوئٹہ میں قیام عمل میں آیا۔ ۲۰۱۷ء میں ابتدائی کتب سے دورۂ حدیث شریف تک کی یہاں معیاری تعلیم کا شہرہ ہوا۔ کم عرصہ میں اس جامعہ کو بہت ہی قبولیت حاصل ہوئی۔ فراغت کے بعد کم وبیش چالیس سال آپ سند تدریس کی زینت رہے۔ ۳۹ رسال آپ نے رمضان المبارک خانقاہ سراجیہ میں گزارا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد ﷫ سے صرف سلوک کی تکمیل نہ کی بلکہ خلافت کا بھی اعزاز حاصل کیا۔ یہ ۱۹۹۴ء کا رمضان المبارک تھا۔ اپنے شیخ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ ان کا تذکرہ آتے ہی آب دیدہ ہوجاتے۔ فنون پر بات کرتے تو مؤدب ہوکر ٹوپی سر پر کرکے بات کرتے تھے۔

آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس سے عشق ومحبت ایسے نصیب ہوا کہ ذکر رسول اللہ ﷺ زبان پر ہوتا اور آنسوؤں کی جھڑی چہرہ وداڑھی کو تر بتر کردیتی۔ مدینہ طیبہ حاضری کے لئے ماہی بے آب کی طرح تڑپتے تھے۔ اگست ۱۹۹۷ء سے عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۱۹۹۸ء میں اپنے شیخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد ﷫ کے ساتھ پہلا حج کیا۔ اس کے بعد سترہ بار حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی۔ آپ کا شمار مجددی نقشبندی نسبتوں کے وارثوں میں ہوتا تھا۔ معتدل مزاج، ہنس مکھ، انتہائی وجیہہ، چہرہ پر نورانیت، پیشانی سحر گاہی کی غماز، چلنے میں علم کا وقار، گفتگو میں متانت، اپنے ہم عصر علماء میں درجہ محبوبیت کے حامل۔ جہاں رہے شرافت سنجیدگی اور علمی شکوہ کے حامل رہے۔ مولانا گل حبیب ﷫ ششماہی امتحانات کی چھٹیوں پر پاکستان میں نقشبندی مشائخ کے مزارات پر باری باری جاتے۔ خانقاہ سراجیہ سے رمضان شریف کے بعد واپس پر موسیٰ زئی شریف حاضری ان کا معمول رہا۔

مولانا موصوف زمانہ طالب علمی میں ختم نبوت کے سلسلہ میں گرفتار رہے۔ مولانا شمس الدین شہید ﷫ نے ژوب میں قادیانی فتنہ کے خلاف آواز بلند کی تو مولانا گل حبیب ﷫ طالب علم ہونے کے باوجود آپ کے شانہ بشانہ رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہر پروگرام میں پیش پیش ہوتے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ آپ کی وابستگی غیر مشروط تھی۔ مولانا گل حبیب ﷫ نامور عالم دین، مذہبی رہنما، پیر طریقت، دانشمند، مثبت سوچ، ثقہ علم، درس وتدریس کے ماہر، متقی وپرہیزگار شخص تھے۔ کھانسی، نزلہ، بخار اور سینے میں تنگی جیسے امراض میں مبتلا ہوئے۔ کراچی آغا خان تک علاج کرایا۔ گھر واپس تشریف لائے۔ بظاہر طبیعت ٹھیک تھی۔ ظہر کے بعد مصلے پر بیٹھے تھے کہ اچانک ہی دنیا سے منہ موڑا اور آخرت کے سفر پر چل دیئے۔ اگلے روز صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ جامعہ سراج العلوم سعدیہ کے قریب اپنے قطعۂ اراضی میں رحمت حق کے سپرد ہوئے۔ حق تعالیٰ بال بال مغفرت فرمائیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادہ مولانا فضل موسیٰ کو آپ کا جانشین مقرر کیا گیا۔

# داعی کبیر...... حضرت حاجی عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد اعجاز مصطفی

بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ و امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ، حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق کار و معتمد، مجلس احرار کے رضا کار اور تحریک ختم نبوت کے کارکن، پاکستان میں تبلیغی جماعت کے تیسرے امیر، لاکھوں تبلیغی رفقاء کے مصلح، ہزاروں غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام کرنے والے، پوری دنیائے انسانیت کے لئے درد دل رکھنے اور تڑپنے والے حضرت بھائی عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا فانی کے ۹۶ برس گزار کر ۹ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۸ نومبر ۲۰۱۸ء بروز اتوار تہجد کے وقت داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

آپ ۱۹۲۲ء کے آخر میں متحدہ ہندوستان کے دارالحکومت دہلی کے ضلع کرنال میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق راجپوتوں کی ذیلی ذات (رنگڑ، رانگڑ) سے تھا۔ انہوں نے اسلامیہ کالج لاہور سے گریجویشن کی، جس کے بعد وہ انگریز سرکار میں تحصیل دار بھرتی ہوگئے۔ تقسیم ہند کے بعد نوکری چھوڑی۔ اسلام کے نام پر بننے والے پاکستان کی طرف ہجرت اور چک ۳۳۱ ای بی (ٹوپیاں والا) بورے والا، ضلع وہاڑی منتقل ہوئے اور یہیں سے تبلیغی جماعت میں شامل ہوئے۔ اللہ سے توکل کا ایسا پختہ یقین اپنے دل میں جگایا کہ اس کی روشنی سے دنیا بھر میں کروڑوں دلوں نے تسکین پائی۔ آپ کے ہاتھوں جلائے ہوئے دیئے دنیا بھر میں اسلام کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ آپ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان پہلے ۵ ساتھیوں میں بھی شامل تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی اللہ کے دین کی تبلیغ کے لئے وقف کی اور اللہ کی محبت کا حق ادا کیا۔

حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ۱۹۱۷ء میں تبلیغی جماعت کی بنیاد رکھی تھی اور اپنے انتقال ۱۹۴۴ء تک جماعت کے امیر رہے۔ بانی کے انتقال کے بعد مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۶۵ء تک، ان کے بعد مولانا انعام الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۹۵ء تک تبلیغی جماعت کے امیر رہے۔ پاکستان میں تبلیغی جماعت کی امارت کا جائزہ لیا جائے تو سب سے پہلے امیر محمد شفیع قریشی رحمۃ اللہ علیہ تھے جن کی ۱۹۷۱ء میں رحلت کے بعد حاجی محمد بشیر رحمۃ اللہ علیہ پاکستان میں تبلیغی جماعت کے دوسرے امیر مقرر ہوئے۔ ۱۹۹۲ء میں حاجی بشیر رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر ملال کے بعد حضرت حاجی عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ تبلیغی جماعت کے پاکستان میں امیر مقرر ہوئے، جس کے بعد انہوں نے جس لگن اور شوق سے تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔ اس کی مثال نہیں ملتی۔ اپنی

زندگی کے ۵۷ سال انہوں نے ایک ہی ادارے اور ایک ہی مقصد پر صرف کئے اور اپنے عملی کردار سے بہترین نتائج حاصل کئے جو بہت کم کسی کے حصے میں آئے۔

حاجی عبدالوہاب رحمہ اللہ گزشتہ کئی سالوں سے علیل تھے اور گاہے بگاہے ان کے مختلف آپریشنز ہوتے رہتے تھے۔ ان کی عمر ۹۶ سال تھی اور وہ گزشتہ کئی روز سے وینٹی لیٹر پر تھے جس کے باعث رواں سال کے تبلیغی اجتماع میں شرکت بھی نہیں کر سکے۔

راقم الحروف کی حاجی صاحب رحمہ اللہ سے دوبار تفصیلی ملاقات ہوئی۔ پہلی ملاقات کا تھوڑا سا احوال یہاں ذکر کروں گا۔ ۸/شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۹ جون ۲۰۱۲ء بروز جمعہ بعد نماز عصر دوستوں کی معیت میں رائیونڈ مرکز پہنچا۔ سب سے پہلے علماء کرام کے بیان میں گیا جو کہ روز نماز عصر کے بعد ہوا کرتا ہے۔ اس دن حضرت مولانا محمد احسان الحق بیان فرما رہے تھے۔ بیان کے بعد ان سے ملاقات ہوئی۔ حضرت نے انتہائی شفقت کا معاملہ فرمایا۔ بعد ازاں حضرت مولانا محمد جمشید علی خان رحمہ اللہ کے بیٹے مولانا صاحبزادہ عبیداللہ خورشید سے ملاقات ہوئی۔ پھر نماز مغرب کا وقت ہوگیا۔ مغرب کی نماز مرکز میں پڑھنے کے بعد دعوت وتبلیغ پاکستان کے امیر حضرت الحاج محمد عبدالوہاب رحمہ اللہ کے کمرے میں ان کے پاس حاضری ہوئی۔ کراچی کے تبلیغی بزرگ جناب ڈاکٹر نوشاد صاحب ہمراہ تھے۔ انہوں نے حاجی صاحب رحمہ اللہ سے راقم الحروف کا تعارف کرایا کہ یہ ختم نبوت کراچی کے امیر، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ اور مولانا سعید احمد جلال پوری شہید رحمہ اللہ کی جگہ ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ یہ بات سننا تھی کہ حاجی صاحب رحمہ اللہ نے ۱۹۴۰ء سے لے کر ۲۰۱۲ء تک مجلس احرار اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علمائے اسلام اور دعوت وتبلیغ سے متعلق پرانی یادوں کو تازہ کردیا۔

امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ، خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ، مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ، خطیب اسلام حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی رحمہ اللہ، قائد ملت حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ، حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمہ اللہ، مرزا غلام نبی جانباز رحمہ اللہ، حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ، حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی رحمہ اللہ، حضرت مولانا تاج محمود رحمہ اللہ، حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ کے ایسے ایسے واقعات مع جزئیات کے سنائے۔ گویا یہ سارے بزرگ نگاہوں کے سامنے آ کھڑے ہوئے۔ ان واقعات سے اندازہ ہوا کہ حاجی صاحب رحمہ اللہ، مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ اور مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ کے ساتھ ساتھ حضرت شاہ جی رحمہ اللہ کے تو گویا عاشق ہیں۔ اس وقت ان کا انداز کچھ اس طرح تھا: ”ان کے فلاں جلسے میں میں موجود تھا، فلاں موقع پر میں ان کے ساتھ تھا، ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں شریک تھا، فلاں

موقع پر انہوں نے یہ فرمایا، فلاں پر انہوں نے یہ فرمایا۔'' ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حاجی صاحب ؒ کے دماغ کی اسکرین پر یہ تمام واقعات نقش ہیں۔ حاجی صاحب ؒ نے جن واقعات کا بطور خاص ذکر کیا۔ ان میں سے چند ایک عرض کرتا ہوں:

امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کا ایک واقعہ سنایا کہ شاہ جی ؒ، حضرت رائے پوری ؒ سے بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت رائے پوری ؒ نے فرمایا: بیعت نہیں کرتا۔ شاہ جی ؒ نے خانقاہ میں دھرنا دے دیا اور صبح سے مغرب تک بیٹھے رہے۔ مغرب کے بعد حضرت رائے پوری ؒ نے بلایا اور توبہ کرائی اور ساتھ ہی خلافت بھی دے دی اور فرمایا: ''اب لوگوں کو توبہ کرایا کرو۔''

فرمایا کہ: ختم نبوت کے ایک جلسے میں حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ نے تقریر فرمائی۔ وہ تقریر اتنی جان دار اور جامع تھی کہ اس کے بعد کسی تقریر کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن اس کے بعد شاہ جی ؒ کی تقریر طے تھی۔ مگر شاہ جی ؒ نے تقریر نہ فرمائی اور فرمایا کہ: اس تقریر کا تاثر قائم رہنا چاہئے۔

حضرت حاجی صاحب ؒ نے راقم الحروف سے پوچھا کہ: ''شاہ جی ؒ کی سوانح کس کس نے لکھی ہے؟'' بندہ نے عرض کیا: ''مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالقیوم حقانی اور سیدہ ام کفیل بخاری نے۔'' پھر پوچھا کہ: ''آپ کا دفتر پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ پر ہے؟'' راقم نے عرض کیا: ''جی ہاں!'' پھر پوچھا: ''وہاں سے رسالہ نکلتا ہے؟'' عرض کیا کہ: ''دفتر ختم نبوت کراچی سے ہفت روزہ ''ختم نبوت'' اور ملتان سے ماہنامہ ''لولاک'' نکلتا ہے۔'' حاجی صاحب ؒ نے فرمایا: ''لولاک تو فیصل آباد سے نکلتا تھا'' راقم نے بتلایا کہ: ''اب ملتان سے نکلتا ہے۔''

پھر حاجی صاحب ؒ نے فرمایا کہ: ''لندن میں جو ختم نبوت کا دفتر ہے میں وہاں گیا تھا۔ اس دفعہ کی برطانیہ کی ختم نبوت کانفرنس ہوگئی؟'' بندہ نے عرض کیا کہ: ''۲۴ر جون کو ہوچکی ہے۔'' حاجی صاحب ؒ نے فرمایا: ''اس کی کچھ کارگزاری سناؤ؟'' بندہ نے جواب دیا کہ: ''حضرت! میں خود نہیں گیا تھا۔ بلکہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم امیر مرکزیہ، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا مفتی خالد محمود اور دوسرے حضرات تشریف لے گئے تھے۔ ابھی میری مولانا اللہ وسایا صاحب سے ملاقات نہیں ہوئی۔ اس لئے مجھے علم نہیں ہے۔'' تو حاجی صاحب ؒ نے شفقت سے بندہ کے چہرہ پر ہلکی سی چپت لگائی۔ مفتی خالد محمود صاحب کا نام سنتے ہی حاجی صاحب نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' عرض کیا: ''مولانا عبدالمجید سکھروی ؒ کے بیٹے ہیں۔'' ختم نبوت کی کانفرنس اور رسائل کے بارے میں پوچھنے سے اندازہ ہوا کہ حاجی صاحب ؒ کو بھی ختم نبوت کے کام کی فکر لگی رہتی ہے اور پروگراموں اور کانفرنسوں کی کارگزاری معلوم فرمایا کرتے ہیں۔

بہر حال حاجی صاحب ؒ نے کئی ایک واقعات سنائے اور یہ ملاقات دو گھنٹے کے طویل وقت پر محیط رہی۔ حاجی صاحب ؒ اپنی دعوتی و تبلیغی مصروفیات کے باعث کسی کو اتنا زیادہ وقت نہیں دے پاتے۔ لیکن راقم الحروف کی خوش قسمتی کہ آپ نے بہت ہی محبت وشفقت فرمائی۔

گزشتہ سال بادشاہی مسجد لاہور میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے سلسلہ میں جب لاہور گئے تو جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ، آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا سعید خان اسکندر، حضرت مولانا مفتی محمد بن جمیل کے ہمراہ بھائی عبدالوہاب ؒ کی عیادت کے سلسلہ میں رائیونڈ مرکز گئے۔ آپ بڑی محبت سے حضرت ڈاکٹر صاحب اور دوسرے رفقاء کو ملے۔ آپ نے کئی باتیں ارشاد فرمائیں۔ من جملہ ان میں ایک بات یہ ارشاد فرمائی کہ: کچھ عرصہ سے ہمارے بعض اہل مدارس اور علمائے کرام مختلف عنوانات سے جدیدیت کی طرف بہہ رہے ہیں۔ وہ ہر مسئلہ اور معاملہ میں حکومتوں اور مقتدر قوتوں کی ہاں میں ہاں ملانے کو اپنی کامیابی تصور کرتے ہیں۔ ہمارے اکابر اس کو پسند نہیں کرتے تھے۔ ہماری کامیابی اپنے اکابر پر اعتماد اور ان کے متعین کردہ راستوں پر چلنے میں ہے۔ آخر میں بہت زیادہ دعاؤں سے نوازا اور ہمیں رخصت کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حاجی صاحب ؒ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے مشن پر گامزن حضرات کو ان کے نقشِ پا کی پیروی نصیب فرمائے۔ آمین!

## استاذ الحدیث حضرت مولانا محمد جمیل ؒ

حضرت حاجی عبدالوہاب ؒ کے حادثۂ وفات کے چند دن بعد ۱۷ رربیع الاول ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۶ رنومبر ۲۰۱۸ء بروز پیر رائیونڈ مرکز کے دوسرے بزرگ، داعی الی اللہ، مبلغ اسلام مولانا محمد جمیل ؒ بھی اس دنیا فانی سے منہ موڑ کر راہی آخرت ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

حضرت ؒ کی پیدائش ۱۹۴۶ء میں خان پور کے قریب چک نمبر ۲۶ کچہ میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اور حفظ قرآن کی ابتداء جامعہ مخزن العلوم خان پور سے کی۔ تعلیمی سلسلہ موقوف ہوجانے کے بعد اپنے علاقے میں ایک تبلیغی جماعت کی آمد کی وجہ سے تبلیغ میں نکلنے کا ارادہ فرمایا۔ اسی دوران آپ کے دل میں دینی علوم حاصل کرنے کا پختہ داعیہ پیدا ہوا۔

آپ نے جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخلہ لیا۔ وہاں صرف ونحو بلاغت واصول فقہ کی اہم کتابیں پڑھیں۔ مزید تعلیم کے لئے جامعہ مخزن العلوم خان پور تشریف لے گئے۔ وہاں حدیث کی بڑی کتب مختلف اکابر اساتذہ سے پڑھیں۔ بخاری اول شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ابراہیم تونسوی ؒ سے اور بخاری ثانی حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی ؒ سے پڑھی۔ ردقادیانیت پر علم مناظرہ، مشہور مناظر

مولانا محمد حیات رحمہ اللہ سے پڑھا۔ فراغت کے بعد خان پور شہر ہی میں ”بلال مسجد“ میں شعبہ حفظ کی درس گاہ میں خدمات انجام دیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے فیض کو سارے عالم میں پہنچانا تھا۔ چنانچہ کچھ ہی عرصے بعد رائے ونڈ مرکز تشریف لے آئے اور مدرس مقرر ہوئے۔ اسی دوران رائے ونڈ مرکز کے امام مولانا حافظ سلیمان رحمہ اللہ انتقال فرماگئے۔ حضرت مولانا سعید احمد خان رحمہ اللہ کے حکم پر آپ کو نائب امام مقرر کردیا گیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد حسن تلاوت کے سبب آپ کو مستقل امام مقرر کردیا گیا۔ چنانچہ ۱۹۹۴ء سے وفات سے لے کر کچھ عرصہ قبل تک خود ہی مسجد میں امامت کراتے رہے۔ ۱۹۹۹ء میں مدرسہ عربیہ تبلیغی مرکز رائے ونڈ میں دورہ حدیث کی ابتداء ہوئی تو آپ کو مؤطا امام مالک رحمہ اللہ ومؤطا امام محمد رحمہ اللہ کے اسباق ملے۔

آپ نے ابتداء میں اصلاحی تعلق شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ کے شاگرد حضرت مفتی رفیع الدین رحمہ اللہ سے قائم کیا۔ ان کی رحلت کے بعد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ سے باقاعدہ اصلاحی تعلق قائم کیا اور بیعت بھی کی۔ آپ کا تعلق آرائیں برادری سے تھا اور آپ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ کے سگے بھتیجے تھے۔

کچھ عرصے سے کافی علیل تھے۔ وفات سے تین دن قبل لاہور کے ایک ہسپتال میں ڈاکٹروں نے بیماری کے علاج میں جواب دے دیا۔ بالآخر عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا اور آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی۔ وفات سے اگلے روز منگل کو بعد نماز ظہر رائے ونڈ اجتماع کے پنڈال میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور آپ کو حاجی عبدالوہاب رحمہ اللہ کے پہلو میں سپرد خاک کردیا گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے اہل خانہ، تمام متعلقین ومتوسلین وتلامذہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور امت کو ان صالحین کا نعم البدل عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## میرپور خاص میں قاضی احسان احمد کا خطبہ جمعہ

جامع مسجد دارالسلام میرپور خاص میں ۹ نومبر ۲۰۱۸ء کو مولانا قاضی احسان احمد نے میرپورخاص میں خطبہ جمعہ دیا۔ تحفظ ناموس رسالت کے عنوان سے خوب گفتگو فرمائی۔ موجودہ صورتحال اور ملعونہ آسیہ مسیح کے فیصلے کے خلاف مذمتی بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ طاغوتی طاقتوں کے دباؤ پر سپریم کورٹ کے اس غلط فیصلے سے پوری امت مسلمہ کی دل آزاری ہوئی۔ پوری قوم نے اس فیصلے کو مسترد کردیا۔ سپریم کورٹ کو چاہیے کہ اس فیصلے پر نظرثانی کرے۔ نماز کے بعد مولانا مفتی عبیداللہ انور خطیب مسجد دارالسلام نے ضیافت کا انتظام کیا اور مولانا مفتی مسعود خطیب مسجد نبی رحمت نے اپنی دعاؤں سے نوازا۔

# سید تحسین الاحد شاہ بہاول نگری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد قاسم رحمانی

سید تحسین الاحد شاہ بہاول نگری ۳؍نومبر ۲۰۱۸ء کو انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

سید تحسین الاحد شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۳۵ء میں سید عبدالاحد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پانی پت ضلع کرنال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قرآن مجید کی ایک پانی پتی قاری سے حاصل کی۔ عصری تعلیم مسلم حالی ہائی سکول میں حاصل کی۔ ابھی چھٹی کلاس میں تھے کہ ملک تقسیم ہوا تو ہجرت کرکے براستہ ہیڈ سلیمانکی بہاول نگر پھر بہاولپور اپنے بہنوئی سید عبدالحمید شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے۔ بقیہ تعلیم صادق پبلک ہائی سکول بہاولپور میں حاصل کی۔

سید تحسین الاحد شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ سید عبدالحمید شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت ثانی مولانا ابوالسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی تعلق تھا۔ مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے اور حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کرایا۔ ادھر میری تعلیم مکمل ہوئی تو صادق پبلک ہائی سکول میں ہی ملازمت مل گئی۔ شادی بہاول نگر میں ہوئی۔ بہاول نگر میں ہی تبادلہ کرالیا۔

حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد پھر حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

سید تحسین الاحد شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کس قدر مجھے اپنے احسان سے نوازا کہ اہل حق سے تعلق جوڑنے کی توفیق عطاء فرمائی۔ اکثر فرماتے تھے مجھے حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ بہت پیار کرتے تھے۔

۲۰۰۱ء میں مقامی جماعت نے سید تحسین الاحد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو امیر دفتر مقرر کیا تو دفتر کا ہر لحاظ سے خیال رکھتے۔ اکثر تشریف لے آتے۔ حال احوال پوچھتے خوش ہوتے۔ اکابرین ختم نبوت کا تذکرہ کرتے اور آبدیدہ ہوجاتے۔ سخت گرمیوں کے موسم میں جب دفتر کھلا ہوتا تو ظہر کی پہلی چار سنتیں دفتر میں آکر پڑھتے۔ ختم نبوت جماعت سے والہانہ محبت تھی۔ ہفت روزہ ختم نبوت، ماہنامہ لولاک کا بے قراری سے انتظار کرتے۔ جب رسالہ ملتا تو چومتے تھے۔ ۲۰۰۵ء سے ہفت روزہ خود تقسیم کرتے۔ ایک ایک دوکان پر جاتے۔ راقم نے عرض کی شاہ جی میں تقسیم کرتا ہوں۔ آپ گرمی میں نہ نکلا کریں۔ فرماتے تھے یہی کام قیامت کے دن محشر کی گرمی میں نجات کا ذریعہ بنے گا۔ میں اپنی نجات اور آقا دو جہاں ﷺ کی شفاعت کے لئے کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ ایک ماہ قبل بیمار ہوئے۔ بہاولپور ہسپتال میں زیر علاج رہے۔

رات ایک بجے وصال فرمایا۔ ۳؍نومبر بعد نماز ظہر جامع مسجد مہاجر کالونی کی جنازہ گاہ میں جنازہ ہوا اور بہاول نگر کے مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔

# یادرفتگان

ادارہ!

**مفتی محمد یاسر بشیر جالندھری ؒ......شہادت:۱۵؍مارچ ۲۰۱۸ء**

مولانا مفتی محمد یاسر بشیر جالندھری ؒ ارائیں برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ ضلع ساہیوال کے چک ۹۵/۶-آر کے رہائشی تھے۔ مدرسہ انوار رحمت، جامعہ رشیدیہ ساہیوال اور جامعۃ الرشید کراچی سے حفظ قرآن اور مشکوٰۃ شریف تک ان جامعات سے تعلیم حاصل کی۔ ۲۰۰۶ء میں جامعہ امدادیہ فیصل آباد سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ کراچی سے افتاء کیا۔ ۲۰۰۸ء سے مدرسہ تجوید القرآن چیچہ وطنی میں شعبہ کتب کے مدرس مقرر ہوئے۔ جامع مسجد نمرہ پرل گارڈن ٹاؤن چیچہ وطنی میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ جمعیۃ العلماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے دل وجان سے عاشق زار تھے۔ تحفظ ناموس رسالت ملین مارچ لاہور سے واپسی پر اڈہ یوسف والا کے قریب ٹریفک حادثہ میں جان بحق ہوکر منصب شہادت سے سرفراز ہوئے۔ حق تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائیں۔ آمین!

**مولانا مفتی عبدالمنان ؒ......شہادت:۱۵؍مارچ ۲۰۱۸ء**

مولانا مفتی عبدالمنان ؒ ضلع خانیوال کے علاقہ مہر شاہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے جامعہ اشرفیہ مان کوٹ سے فراغت حاصل کی۔ حضرت مولانا محمد اشرف شاد ؒ بانی جامعہ کے نامور تلامذہ میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ مدرسہ تجوید القرآن چیچہ وطنی میں عرصہ تک پڑھاتے رہے۔ آج کل چک ۸/۱۱-ایل میں خطیب تھے۔ آپ بھی تحفظ ناموس رسالت ملین مارچ لاہور سے واپسی پر یوسف والا کے قریب مفتی محمد یاسر ؒ کے ساتھ ٹریفک حادثہ میں مرتبہ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اپنے گاؤں میں سپرد خاک ہوئے۔ مولانا پیر عبدالماجد صدیقی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حق تعالیٰ ان کو جنت نصیب فرمائیں۔ آمین!

**مولانا عطاء اللہ ؒ......وفات:۲۱؍نومبر ۲۰۱۸ء**

مولانا عطاء اللہ ؒ خطیب جامع مسجد چک نمبر ۴۵ جنوبی سرگودھا وصال فرماگئے۔ مولانا عطاء اللہ ؒ جنجوعہ راجپوت قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ چنیوٹ میں جامعہ عربیہ کے بانی قاری مشتاق احمد ؒ سے آپ نے حفظ مکمل کیا اور درس نظامی کی بعض کتب مدرسہ سراج العلوم سرگودھا بلاک نمبر۱ میں مولانا مفتی احمد سعید ؒ ایسے اساتذہ سے پڑھیں۔ بیعت کا تعلق حضرت مولانا عبیداللہ انور ؒ سے تھا۔ ۷۲ رسال عمر پائی۔ تعلیم کے دوران چک نمبر۴۵ جنوبی میں امامت وخطابت سے وابستہ ہوئے اور پھر یہیں سے ہی جنازہ

اٹھا۔ قدیم مسجد کی جدید تعمیر کی۔ مدرسہ ختم نبوت چناب نگر کے خصوصی معاون تھے۔ ہمیشہ مدرسہ کی ترقی کے لئے دعاگو رہے۔ سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں لازمی شرکت فرماتے تھے۔ حق تعالیٰ آپ کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ بہت ہی درویش صفت فرشتہ خصال وصفات محمودہ کے حامل تھے۔ اللہ رب العزت قاری حفیظ اللہ طاہر اوران کے دیگر تمام صاحبزادوں اور جملہ اولاد کے حامی وناصر ہوں۔

## مولانا قاری محمد ادریس رحمۃ اللہ علیہ...... وفات: ۱۰؍دسمبر ۲۰۱۸ء

مولانا محمد ادریس رحمۃ اللہ علیہ ہندال گاؤں تحصیل کوٹ رادھاکشن ضلع قصور مورخہ ۱۰؍دسمبر ۲۰۱۸ء بروز پیر انتقال کر گئے۔ قاری محمد ادریس رحمۃ اللہ علیہ ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ اپنے علاقہ کے مدرسہ کاشف العلوم موتی پنڈی سے حفظ کیا اور جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں بھی کچھ عرصہ زیر تعلیم رہنے کے بعد جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ سے فراغت حاصل کی۔ دورۂ تفسیر حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ سے خانپور میں کیا۔ پھر اپنے علاقہ میں ۱۹۹۲ء جامعہ رشیدیہ کے نام سے مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں سے مدرسہ کا افتتاح کیا۔ اس وقت تین اداروں کے مہتمم: ۱...... جامعہ قاسم العلوم چھنہ اوتاڑ۔ ۲...... جامعہ عثمان بن عفان چھینہ آرلہ گاؤں۔ ۳...... جامعہ رشیدیہ ہندال گاؤں۔ ان مدارس میں ۳۵۰ طلباء اور طالبات زیر تعلیم ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین سے بڑی محبت تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر دل وجان سے فداء تھے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ آمین!

## جناب عبدالغفار شاد رحمۃ اللہ علیہ...... وفات: ۳؍ربیع الاول ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۱؍نومبر ۲۰۱۸ء)

جناب عبدالغفار شاد رحمۃ اللہ علیہ انڈیا کے شہر کیتھل ضلع کرنال میں ۱۹۳۳ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی مدرسہ سے حاصل کی۔ مدرسہ میں دینی ودنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہنرمندی کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ اسی مدرسہ میں اپنے ہم زلف جناب عبدالعلیم سے فن خطاطی میں استفادہ کیا۔ تقسیم ہند کے بعد ملتان میں آباد ہوئے۔ گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول سے میٹرک کیا۔ کالج میں داخلہ لیا لیکن معاشی وسائل کے پیش نظر تعلیم کو خیرباد کہہ کر فن خطاطی کو ایسا اپنایا کہ اسی کے ہوکر رہ گئے۔ ملتان کی شاہین مارکیٹ میں ''شاد خوشنویس'' کے نام سے ایک بیٹھک قائم کی اور زندگی کی ۵۵ بہاریں دینی کتب کی ترویج میں صرف کردیں۔ کمپیوٹر دور سے قبل خیرالمدارس ملتان، جامعہ باب العلوم کہروڑپکا، جامعہ حنفیہ بورے والا، جامعہ قاسم العلوم ملتان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان ایسے اداروں کا کام کیا۔ ۱۹۵۵ء میں اپنا تعلق حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے اور بعد ازاں اپنے بچوں کا تعلق سید نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے قائم کیا۔ سمیجہ آباد ملتان میں کئی مدارس کی بنیاد رکھی۔ کئی مدارس کی مجلس شوریٰ کے رکن رہے۔ ۱۹۹۴ء میں سمیجہ آباد سے نیو ملتان جامعہ رحمانیہ میں آئے

تو دیگر مصروفیات کے علاوہ زندگی کے آخری ایام تک اس مسجد میں مؤذن کی خدمت بھی سرانجام دیتے رہے۔ نماز، تلاوت قرآن پاک اور نوافل کے پابند رہے۔ زندگی کے آخری حصہ میں دوروز میں قرآن پاک کی تکمیل تلاوت کرنا معمول تھا۔ اللہ پاک بال بال مغفرت فرمائے۔ آمین!

**مولانا رب نواز فاروقی ؒ......وفات:۱۴؍نومبر ۲۰۱۸ء**

مولانا رب نواز فاروقی ؒ فتح پوری جامعہ قاسم العلوم ملتان کے فاضل، مولانا مفتی محمود ؒ کے ممتاز شاگرد تھے۔ ۱۹۶۰ء میں فتح پور لیہ میں مدرسہ تعلیم القرآن کے نام سے حفظ قرآن سے مدرسہ کا آغاز کیا۔ بنین وبنات میں دورۂ حدیث شریف تک تعلیم ہوتی ہے۔ آپ نے تحاریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء، تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء میں اپنے علاقہ میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ قیدوبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ان کے جانشین اور فرزند مولانا مفتی منیر احمد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حق تعالیٰ مغفرت فرمائیں۔ آمین!

**قاری محمد امین عاجز ؒ......وفات: یکم دسمبر ۲۰۱۸ء**

آپ تحریک ختم نبوت کے جانباز مجاہد تھے۔ پوری زندگی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب میں گزاری۔ سکیم موڑ لاہور میٹروٹرین کے اسٹیشن کا نام اپنے بھائی جناب محمد یاسین فاروقی سے مل کر ختم نبوت اسٹیشن رکھوایا۔ یکم دسمبر ۲۰۱۸ء کو انتقال ہوا۔ اسی دن بعد نماز مغرب ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ دارالعلوم الاسلامیہ اقبال ٹاؤن لاہور کے استاذ الحدیث مولانا عبدالرحمن نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں سینکڑوں حضرات نے شرکت کی۔ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ آمین!

**مولانا قاری حماد اللہ حیدری ؒ......وفات: ۱۷؍دسمبر ۲۰۱۸ء**

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راجن پور کے رہنما اور جمعیۃ علماء اسلام ضلع راجن پور کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا حماد اللہ حیدری ؒ مورخہ ۱۷؍دسمبر ۲۰۱۸ء بروز اتوار مختصر علالت کے بعد انتقال فرماگئے۔ اگلے روز ان کی نماز جنازہ فاضل پور شہر میں حضرت مولانا رشید احمد شاہ جمالی کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں علاقہ بھر کے علماء، حفاظ، قراء اور عوام الناس کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مجلس کے ضلعی امیر حافظ جلیل الرحمن صدیقی اور ضلعی مبلغ مولانا محمد اقبال اپنے دیگر جماعتی رفقاء کے ہمراہ جنازہ میں شریک ہوئے۔ اللہ رب العزت نے مرحوم کو بڑی خوبیوں سے نوازا تھا۔ انتہائی ملنسار، خوش طبع، خوش اخلاق اور خوش لباس تھے۔ طبیعت میں سادگی اور انکساری کے ساتھ مہمان نوازی بھی تھی۔ فاضل پور شہر میں لگ بھگ ۲۲ سال قبل ایک دینی مدرسہ انوار القرآن کی بنیاد رکھی اور تاوفات اس مدرسہ کے مہتمم رہے۔ اللہ پاک مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ آمین!

**چوہدری نثار احمد رحمۃ اللہ علیہ ...... پیدائش:۱۹۵۰ء: وفات:۶؍دسمبر۲۰۱۸ء**

مرحوم نمازی، متقی، متبع سنت تھے۔ ۲۰۱۲ء سے سناواں ضلع مظفر گڑھ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یونٹ قائم ہوا۔ اس وقت سے جماعت سے مکمل تعاون کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اس محبت کے صدقے اپنے پیارے حبیب کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین!

**مولانا محمد قاسم جمالی رحمۃ اللہ علیہ ......وفات:۲۰؍اکتوبر۲۰۱۸ء**

مولانا محمد قاسم جمالی زیب شریف تحصیل تلہار ضلع بدین مورخہ ۲۰؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو وصال فرماگئے۔ آپ مولانا نور محمد سجاولی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالغفور قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ حق تعالیٰ نے انہیں بہت ہی خوبیوں سے نوازا تھا۔ حق گو انسان تھے۔ دورۂ حدیث کرنے کے بعد گولارچی ضلع بدین کی جامع مسجد مدینہ میں بطور خطیب مقرر ہوئے۔ قادیانیت کا خوب تعاقب کیا۔ آپ کو قادیانیت کی سرکوبی کے لئے ایک بے نیام تلوار سمجھا جاتا تھا۔ آپ نے کئی مرتبہ جیل بھی کاٹی۔ اللہ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین!

**قاری محمد سلیم رحیمی رحمۃ اللہ علیہ ......وفات:۱۲؍دسمبر۲۰۱۸ء**

آپ مدرسہ رحیمیہ اشاعت القرآن ٹبہ سلطان پور کے مہتمم تھے۔ مرحوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کا دل وجان سے احترام کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ بال بال مغفرت فرمائے۔ آمین!

**حاجی عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ ......وفات:۲۲؍دسمبر۲۰۱۸ء**

خانیوال کے معروف تاجر اور مذہبی راہنما حاجی عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی نیک سیرت اور اجلے کردار کے مالک تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے ان کا بہت ہی گہرا اور مضبوط تعلق تھا۔ نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانیوال کے امیر مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی نے پڑھائی۔

**مولانا غلام حسن سنی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ......وفات: مورخہ ۱۷؍دسمبر۲۰۱۸ء**

آپ نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز مولانا سیف الرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کی اور ان کے حکم کی تعمیل وتکمیل پر ۱۹۶۳ء کو مرکزی جامع مسجد مدرسہ انوار العلوم میں تدریسی خدمات کا آغاز کیا اور تاحیات اسی جگہ ہی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطاء فرمائیں۔ آمین!

**دیوان امجد ادریس رحمۃ اللہ علیہ میراں جی والے ......وفات: مورخہ ۱۳؍نومبر۲۰۱۸ء**

نیک سیرت اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ اللہ تعالیٰ بال بال مغفرت فرمائے۔ آمین!

ادارہ لولاک ان تمام مرحومین کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک اور مغفرت کا دعاگو ہے۔

# سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام اور مرزا قادیانی

پہلا حصہ

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

**الحمدللہ و کفیٰ وسلام علیٰ عبادہ اللذین اصطفیٰ. امابعد!**

سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام اللہ کے جلیل القدر نبی اور پیغمبر ہیں جو آپ ﷺ سے پونے چھ سوسال قبل مبعوث ہوئے۔ انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے آخری پیغمبر ہیں جس طرح آپ ﷺ خاتم الانبیاء والرسل ہیں۔ اسی طرح سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء ہیں۔ رحمت دو عالم ﷺ اور ان کے درمیان کوئی اور نبی مبعوث نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”انا اولی الناس بعیسی ابن مریم فی الاولیٰ والآخر“ میں لوگوں میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں دنیا اور آخرت میں۔ دوسری روایت میں ہے: ”لانہ لیس بینی وبینہ نبی“ اس لئے کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے۔

سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات، ان کا رفع ونزول اور ان کے کارنامے قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ثابت ہیں۔ نہایت اختصار کے ساتھ چند معروضات ملاحظہ فرمائیں:

سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نام مبارک عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی کنیت ابن مریم علیہما السلام ہے۔ آپ کا لقب مسیح، کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت مریم علیہا السلام ہے۔ قرآن مجید کے تیسرے پارے میں: ”اسمہ المسیح عیسی بن مریم“ اور چھٹے پارے میں فرمایا: ”انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ و کلمۃ القاھا الی مریم وروح منہ“ آپ کے نانا کا نام عمران علیہ السلام اور نانی کا نام حنہ ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کی تربیت اور کفالت حضرت زکریا علیہ السلام کی نگہداشت میں ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کی نشوونما خرق عادت کے طور پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمائی۔ جس کی تفصیل سورۃ آل عمران اور سورۃ مریم میں ہے۔ حضرت مریم علیہا السلام بچپن سے ہی صاحب کرامت خاتون تھیں۔ بہت بڑی عابدہ وزاہدہ اور اللہ کی نیک بندی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت ہی مقبولیت سے نوازا تھا۔ انہیں اپنے قرب کا خاص مقام ومرتبہ بخشا تھا۔ مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) کی خدمت اور دیکھ بھال کیا کرتی تھیں۔ شاید اسی وجہ سے ان کا نام مریم (بمعنی خادمہ وعابدہ) رکھا گیا ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے سیدہ حضرت مریم علیہا السلام کو رفعتوں اور بلندیوں سے نوازا تھا اسی طرح انہیں ایک عظیم الشان بیٹا عطا فرمایا جس کا نام نامی اسم گرامی حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے محض قدرت خدا

وندی سے پیدا ہوئے۔ جیسے حضرت آدم علیہ السلام بغیر ماں اور باپ کے محض قدرت خداوندی سے پیدا ہوئے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا: ’’ان مثل عیسیٰ عنداللہ کمثل آدم‘‘ اللہ تعالیٰ کے ہاں عیسیٰ علیہ السلام کی حالت حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک کو بغیر باپ کے اور ایک کو بغیر ماں اور باپ دونوں کے پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدائش سے لے کر وفات تک بہت ہی عجیب وغریب انعامات سے نوازا ہے۔ مثلاً ان کی پیدائش بغیر باپ کے ہوئی۔ قرآن پاک کی سورۃ مریم میں ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام سے کہا گیا کہ تمہیں پاکیزہ بیٹا عطا کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ کیسے؟ حالانکہ مجھے تو کسی مرد نے ہاتھ نہیں لگایا (یعنی نہ تو میں نے نکاح کیا) اور نہ میں بدکارہ ہوں تو اللہ کی طرف سے جواب ملا کہ یونہی بغیر نکاح کے میری قدرت سے آپ کو بیٹا ملے گا۔

غرض یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بغیر باپ کے ولادت باسعادت ہوئی۔ بچپن میں ماں کی گود میں کلام فرمایا: ’’انی عبداللہ آتنی الکتب وجعلنی نبیاً‘‘ میں اللہ کا بندہ ہوں جس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور نبوت سے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عجیب معجزات عطا فرمائے:

۱...... مٹی سے پرندہ کی شکل بناتے۔ پھر اس میں پھونک مارتے تو وہ اڑنے والا پرندہ بن جاتا۔

۲...... مادرزاد نابینا کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرتے تو وہ بینا ہو جاتا۔

۳...... کوڑھ والے مریض کو ٹھیک کر دیتے۔

۴...... مردوں کو زندہ کرتے اور ان سے ہم کلام ہوتے۔

۵...... لوگ جو چیز کھا کر آتے یا گھروں میں چھوڑ کر آتے تو ان کو بتلا دیتے۔ لیکن یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے کرتے تھے۔ یہ ان کی خصوصیت تھی۔

نبوت اور رسالت ملنے کے بعد جب لوگوں کو توحید کی دعوت دی۔ تورات کے احکام سمجھائے۔ انجیل جیسی مقدس کتاب ان کو دی۔ تو یہود وغیرہ مخالفین نے ان کی مخالفت کی۔ ان سے بے حد دشمنی کرنے لگے۔ یہاں تک کہ وقت کے بادشاہ کو غلط رپورٹیں دے کر اسے بھی دشمنی پر اتارا۔ اس بادشاہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی اجازت دی کہ انہیں قتل کر دو۔ چنانچہ بادشاہ کے کارندوں اور یہود ملعون نے مل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ قتل کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دی اور انہیں زندہ سلامت آسمان پر اٹھا لیا۔ چنانچہ قرآن پاک میں یہود ونصاریٰ کی تردید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’وماقتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ‘‘ یہود نے پکی بات ہے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف (آسمان پر) اٹھا لیا اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’ان عیسیٰ علیہ السلام لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیمۃ‘‘ عیسیٰ علیہ السلام یقیناً فوت نہیں ہوئے۔ (اے یہودیو!) یقیناً وہ تم میں

قیامت سے پہلے واپس آئیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے، وہاں رہنے اور قرب قیامت میں ان کے واپس آنے کی خبر قرآن میں بھی ہے اور احادیث مبارکہ میں بھی۔ ان کا آسمان پر جانا اور وہاں زندہ سلامت رہنا اور قرب قیامت میں واپس آنا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ان پر خاص انعام واکرام ہے۔

آپ ﷺ کی شب معراج ان سے ملاقات ہوئی۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو بتلایا۔ یہاں تک کہ ان کا حلیہ مبارک بھی امت کے سامنے رکھا۔ فرمایا میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تو میں نے ان کو میانہ قد، سرخ وسفید رنگ میں دیکھا۔ بدن مبارک ایسا صاف وشفاف تھا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ابھی حمام سے نہا کر آئے ہیں۔ بال سیدھے جو کندھوں تک لٹکے ہوئے تھے۔ گویا انتہائی خوبصورت تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع اور نزول قیامت کی علامات میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وانہ لعلم للساعۃ فلاتمترن بہا '' بلاشبہ وہ (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی نشانی ہیں۔ تم اس کے بارے میں شک نہ کرو۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ دنیا میں تشریف لانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ جیسے یہ بات قرآن پاک کی آیات سے ثابت ہے۔ ایسے ہی احادیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے۔ مثلاً ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں معراج کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے قیامت کا تذکرہ شروع فرمالیا۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے قیامت کے متعلق سوال کیا گیا کہ کب واقع ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا گیا تو انہوں نے بھی لاعلمی کا اظہار فرمایا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کا یقینی علم تو مجھے نہیں ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ دجال کا خروج ہوگا اور میں جاکر (دنیا میں) تلوار کے ساتھ اسے قتل کروں گا۔

اسی طرح رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (زمین پر) بھیجے گا تو وہ جامع دمشق کے مشرقی سفید مینار کے پاس اس طرح اتریں گے کہ انہوں نے دو فرشتوں کے بازوؤں اور پروں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے اور جسم مبارک پر دو زرد رنگ کی چادریں ہوں گی۔ جب سر مبارک جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے۔ وہ قطرے موتیوں کی طرح نظر آئیں گے۔''

ایک روایت میں فرمایا: ''کیف انتم اذانزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم '' اس وقت تمہارا (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول کا وقت بھی اپنی امت کو بتلادیا کہ فجر کی نماز کے لئے اقامت ہوچکی ہوگی۔ امام مہدی علیہ الرضوان مصلیٰ پر کھڑے ہوں گے۔ تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد پر شور ہوگا۔ پوچھنے پر پتہ چلے گا کہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری ہوگئی ہے۔ اتنے میں وہ بھی نماز کے لئے تشریف لائیں گے۔ سیدنا حضرت مہدی علیہ الرضوان مصلیٰ سے ہٹیں گے اور عرض کریں گے تعال! (آیئے!) صل لنا (ہمیں نماز پڑھایئے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ نہیں! (نماز آپ پڑھائیں! اقامت آپ کے لئے کہی گئی ہے اور فرمائیں گے: تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ" اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ عزت بخشی ہے۔ میں سب سے پہلی نماز اس امت کے امام کے پیچھے ادا کروں گا۔ چنانچہ پہلی نماز حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے پیچھے ادا فرمائیں گے۔ باقی نمازوں کی امامت خود فرمائیں گے۔ پھر امام مہدی علیہ الرضوان، سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کا تعاقب کریں گے اور اسے باب لد کے پاس جا کر قتل کریں۔

دجال کے قتل کے بعد یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اہل حق کو لے کر کوہ طور پر چلے جائیں گے۔ یاجوج ماجوج ایک فسادی قوم ہے۔ نکلتے ہی زمین پر فساد برپا کریں گے۔ دریاؤں کا پانی پی کر ختم کردیں گے۔ درختوں کے پتے کھا جائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اہل حق کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کردیں گے۔ زمین ان کی لاشوں سے بھر جائے گی۔ ایک بالشت کے برابر بھی اتنی جگہ نہیں ہوگی۔ جہاں ان کی بدبو اور گندگی نہ ہو۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مؤمنین کی دعا سے اللہ تعالیٰ بڑے بڑے اونٹوں جیسے پرندے بھیجے گا۔ وہ یاجوج ماجوج کی لاشوں کو اٹھا کر وہاں پھینکیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے جس سے روئے زمین صاف وشفاف ہوجائے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کے بعد کیا کارنامے ہوں گے؟ تو رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: ۱...... حاکم ہوں گے۔ ۲...... عادل ہوں گے۔ یعنی عملی طور پر حکمران ہوں گے۔ قرآن وسنت کے مطابق عدل وانصاف قائم کریں گے۔ امت مسلمہ اس کا نظارہ کرے گی۔ امت مسلمہ کو ان کی حکومت کے زیر سایہ آرام ملے گا۔ ۳...... عیسائیت کا خاتمہ کردیں گے۔ ۴...... یہودیت کا خاتمہ کردیں گے۔ ۵...... جزیہ کو موقوف کردیں گے۔ ان کے مبارک زمانہ میں نہ عیسائیت چلے گی نہ یہودیت۔ تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے۔ صرف مذہب اسلام ہوگا۔ جاری ہے!!!

## مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ گجرات

مولانا محمد قاسم سیوطی جامع مسجد خلفائے راشدین دولت نگر میں ۷ دسمبر کے جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے دیا۔ عشاء کے بعد کوٹلی میں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی۔ ۸ دسمبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے سے نو بجے تک بنات میں اور گیارہ سے پونے بارہ بجے تک بنین میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے طلبہ اور طالبات سے خطاب کیا۔ مولانا محمد یوسف مدظلہ اور دیگر اساتذہ کرام نے خصوصی شرکت فرمائی۔

# جناب محمد افضل رندھاوا کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

ادارہ

جناب چیئرمین! فتنہ قادیان کے مسئلہ پر گزشتہ دنوں جو بیان اور Cross examination (جرح) اور جو تقاریر ہوئیں۔ وہ ہمارے سامنے ہیں۔ جناب والا! میں تو ایک سیدھا سادہ سا مسلمان ہوں۔ جو شاید صرف اس لئے مسلمان ہے کہ مسلمان کی اولاد ہے۔ میں تو زیادہ آئینی یا مذہبی تاویلیں نہیں جانتا۔ اس سلسلہ میں دو چار موٹی موٹی گزارشات کرنا چاہتا ہوں:

جہاں تک آئینی موشگافیوں کا ذکر اور واسطہ ہے۔ جناب! اس ملک میں کہ جسے اسلام کے نام پر لیا گیا، جب یہ ملک لیا گیا تو اس کے لئے جو سب سے بڑا سلوگن تھا، وہ یہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا: لاالٰہ الا اللہ! تو جناب! ایک ایسے ملک میں کہ جسے اسلام کے نام پر لیا گیا ہے۔ اس طرح کا فتنہ اور تمام عالم اسلام کے ساتھ گزشتہ اسی (۸۰) یا نوے (۹۰) سال سے ایک حادثہ ایک سانحہ ہوا ہے اور جس کو مضبوط سے مضبوط تر ایک گروپ کر رہا ہے۔ اس فتنہ کے لئے کم سے کم مجھے کسی آئینی موشگافیوں میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اسلام کا بنیادی آئین وہ ہے جو آج سے تیرہ سو سال پہلے آیا جس پر ہمارا ایمان ہے اسی میں سب کچھ ہے۔ جناب والا! اس ضمن میں موجودہ ملکی آئین کو اور نہ ہی پچھلے آئینوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ جو کچھ ہے سامنے ہے اور یہ دیوار پر لکھا ہوا ہے۔

جناب والا! اس مسئلے کے جو دو پہلو میری سمجھ میں آتے ہیں: ا...... سیاسی۔ ۲...... مذہبی:

سیاسی طور پر یہ عالم اسلام کو کمزور کرنے کی سامراجی سازش تھی۔ جس کی طرف راؤ خورشید علی خان نے ارشاد فرمایا۔ جناب والا! اس کی شہادت ہمیں اس سے بھی ملتی ہے کہ خلیفہ سوم مرزا ناصر احمد، مسلمانوں کی اس براعظم میں سب سے پہلی جنگ آزادی یعنی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کو ''غدر'' کہتے ہیں۔ تو جناب فتنہ قادیان ایک سازش تھی جو مسلمانوں کے شعور کو سیاسی طور پر ختم کرنے کے لئے کی گئی۔ انگریزوں نے اس وقت اس بوٹے کو لگایا اور اس کو سینچا اور پھر ایک ایسا خنجر جیسا کہ انگریزوں نے عرب عالم کے سینے میں اسرائیل کی ریاست کی صورت میں ٹھونکا ہوا تھا، اس طرح کا ایک خنجر براعظم کے مسلمانوں کی چھاتی میں قادیانیوں کے نام پر ٹھونک دیا گیا۔ جناب والا! مذہبی طور پر تاویلیں لکھی ہیں۔ ایک مصرع ہے:

عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے

(اس مرحلہ پر مسٹر چیئرمین کی جگہ پروفیسر غفور احمد نے اجلاس کی صدارت سنبھال لی)

جناب محمد افضل رندھاوا: جناب! میں نے نہ قادیانیوں کی کوئی کتاب پڑھی، نہ میرے حلقہ احباب میں اس طرح کا کوئی بزرگ تھا جس سے واقفیت حاصل ہوتی۔ لیکن یہاں جو کچھ عقل نے دیکھا، عقل شرمسار ہے، عقل شرمندہ ہے۔ کس طرح ایک غلط بات کی تاویلیں۔ پھر تاویلیں اور تاویلوں میں سے ایک اور تاویل۔ کس طرح ایک جھوٹ چھپانے کے لئے ہزارہا جھوٹ بولے جا رہے ہیں۔

جناب والا! جب گواہ (مرزا ناصر اور لاہوری گروپ) پر Cross examinaion (جرح) کیا جاتا ہے تو صرف یہ نہیں دیکھا جاتا کہ اس نے جواب میں کیا کہا ہے۔

لیکن جناب والا! یہ بھی دیکھا جاتا ہے اور یہ انتہائی اہم ہوتا ہے کہ گواہ کس طرح سے جواب دے رہا ہے۔ کیا وہ اس طرح کی گواہی دے رہا ہے۔ جیسے ایک سچا آدمی دیتا ہے، یا وہ اس طرح کی گواہی دیتا ہے جس طرح ایک جھوٹا آدمی گواہی دیتا ہے۔ جناب! ہم سب لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں۔ میں تمام فاضل ممبران کو اپنے آپ سے زیادہ افضل علم میں اور رتبہ میں بڑا سمجھتا ہوں۔ جناب! میری ناقص سمجھ میں تو یہ بات آئی ہے کہ یہ جھوٹ ایک فراڈ ہے جس کو یہ مرزائی ادھر ادھر سے سچا ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک ایسی بات ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس پر تمام عالم اسلام نہ صرف یہ کہ عالم دین حضرات بلکہ لچے لفنگے، چور، اٹھائی گیرے حتیٰ کہ دنیا میں سب سے برے مسلمان بھی نام رسول ﷺ اور ناموس رسالت پر قربان ہونا سب سے بڑا فخر سمجھتے ہیں، اور وہ ہمیں اس بارے میں تاویلیں سنا رہے ہیں۔

میں لمبی باتوں میں نہیں جاؤں گا۔ میرا تو سیدھا سادہ سا مطلب ہے کہ ایک بات ہے جس میں میں جناب عبدالعزیز بھٹی صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہم گناہ گاروں کو یہ عظیم سعادت ملی ہے کہ ہم ناموس رسول ﷺ کی حفاظت کریں اور یہ ہمارے ہاتھ سے مسئلہ حل ہو جائے اور میرا بالکل پختہ ایمان ہے کہ دنیاوی دولت، دنیاوی حشمت یا عہدے یا رتبے یا ممبریاں، یہ حضور پاک، خاتم الانبیاء، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے خادموں کے بلکہ خادموں کے پاؤں کی جو مٹی ہے، اس سے بھی کم رتبہ رکھتی ہیں۔ اس کے لئے ممبریاں جائیں، عہدے چلے جائیں، بلکہ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ بھی قربان ہو جائیں، ہم خود بھی رسالت مآب ﷺ پر قربان ہو جائیں اور ہمارے بچے بھی قربان ہو جائیں تو ہم اس سے بڑا اور کوئی فخر نہیں سمجھتے۔

جناب! بڑی سیدھی بات ہے۔ سیاسی طور پر تو یہ ایک سیاسی جماعت ہے۔ فوری طور پر اس پر ایک سخت قسم کی پابندی لگائی جائے اور ان کا محاسبہ کیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ ان کے جتنے فنڈز ہیں، مختلف ذرائع سے، خواہ وہ اسرائیل سے ملے یا وہ یہاں سے ملے ہوں، ان کا حساب کیا جائے اور ضبط کئے جائیں۔ تیسرا جناب والا! شہر ربوہ ہے۔ جس کو وہ شہر ظلی کہتے ہیں۔ اس کو Open city (کھلا شہر) قرار دیا جائے۔ جہاں لوگ آجاسکیں۔ ان کی ریشہ دوانیاں عوام کے سامنے آنی چاہئیں۔

کلیدی اسامیوں سے نکالنے کے بارے میں میں اپنے فاضل دوست جناب عبدالعزیز بھٹی صاحب سے اختلاف کروں گا۔ جناب والا! اگر اس ملک کا آئین اور ملت اسلامیہ انہیں اقلیت قرار دیتی ہے اور یہ اسلام کا حکم ہے جس سے روگردانی کسی طور پر ممکن نہیں۔ ایسے لوگوں کو کلیدی اسامیوں سے نکال دینے میں کیا حرج ہے؟ اور پھر یہ منطق میری سمجھ میں نہیں آتی کہ وہ ”اچھے مسلمان نہ سہی اچھے پاکستانی ہوسکتے ہیں۔“ جس طرح کہ جناب والا! وہ اچھے مسلمان نہیں، تو اچھے پاکستانی کیسے ہوسکتے ہیں؟

ملک کی بدنامی سے زیادہ ہمیں ملک کی سلامتی کی ضرورت ہے۔ بدنامی تو ایسی چیز ہے جس کی وضاحت ہوسکتی ہے۔ ہم جس کی وضاحت کرسکتے ہیں۔ بدنامی کے داغوں کو صاف کرسکتے ہیں۔ لیکن جناب والا! یہاں تو ملک کی سلامتی کا سوال ہے۔ ہم کسی طرح ملک کو اس قسم کے لوگوں کے ہاتھوں میں دینے کے بالکل قائل نہیں ہیں۔ اگر ان کو اقلیت قرار دیا جاتا ہے تو یقینی طور پر ان کو کلیدی نوکریوں سے بھی نکالا جاسکتا ہے۔ اگر ایک آدمی اچھا مسلمان نہیں ہے تو میرے نقطہ نظر سے وہ کبھی اچھا پاکستانی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اس ملک کا بنیادی فلسفہ جس کے تحت اس ملک کو ہم نے حاصل کیا ہے، وہ اسلام ہے۔

دوسرا پہلو جناب والا! مذہبی پہلو ہے اور اس سلسلے میں میں یہ مطالبہ کروں گا۔ جیسا کہ میرے دوست فاضل ممبران مطالبہ کرچکے ہیں کہ ان کو آپ کافر کہیں، ان کو اقلیت قرار دیں، ان کو مرتد کہیں، ان کو جھوٹا کہیں، جتنے الفاظ ڈکشنری میں ہوں، جن کے بارے میں وہ خلیفہ صاحب فرماتے رہے ہیں کہ ہر لفظ کے پندرہ معانی نکلتے ہیں۔ اگر ایک لفظ کے دو سو معانی نکلتے ہیں تو میں تمام کے تمام ایسے معانی ان کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ انہیں اقلیت قرار دیا جائے۔ شکریہ!

## دروس ختم نبوت بسلسلہ تحفظ ناموس رسالت وسیرت النبی ﷺ سیالکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے زیراہتمام حسب سابق امسال بھی ماہ ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ میں ضلع سیالکوٹ میں دو درجن سے زائد مساجد میں دروس ختم نبوت منعقد ہوئے۔ تمام پروگرامات مولانا پیر سید شبیر احمد گیلانی کی سرپرستی اور مولانا فقیر اللہ اختر کی نگرانی میں منعقد ہوئے۔ ان پروگرامات میں عالمی مجلس کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ محمد اسلم، مولانا حماد انذر قاسمی، مولانا مفتی محمد داؤد نفیسی، مولانا سجاد احمد، مولانا عاصم شہزاد، مولانا شہباز حنفی، مولانا عبدالباسط، مولانا منیر احمد فرقان، قاری نذیر احمد، علامہ اویس فاروقی، مولانا محبوب الٰہی ہزاروی، مولانا خلیل احمد بلال، مولانا شہباز احمد قادری سمیت دیگر علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کیا۔ نیز تحفظ ناموس رسالت کے حوالہ سے موجودہ صورتحال کو بھی واضح کیا۔

# تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... تبصرہ نگار: محمد وسیم اسلم

**نقد ونظر دو جلدیں**: تالیف: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید ؒ: صفحات:۱۳۶۴: قیمت: درج نہیں: ناشر: مکتبہ ختم نبوت، دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔

زمانہ قریب کے چیدہ وچنیدہ خیر الرجال میں ایک پر گھٹ نام شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ کا ہے۔ جنہوں نے درس وتدریس، وعظ وتبلیغ، تصنیف وتالیف اور جنبش وتحریک میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جو تا صبح قیامت ان کی حیات جاودانی کی مثل مداومت کا تاج پہنے رہیں گے۔ زیر نظر کتاب ایک درجن سے زائد موضوعات پر ایک ہزار سے زائد لکھی جانے والی کتب پر آپ کے بے لاگ تبصروں کا مجموعہ ہے، جو کہ حضرت لدھیانوی شہید ؒ کی فن تحریر سے غیر معمولی وابستگی کی صرف ایک جھلک ہے۔ تحفظ ختم نبوت، ماہنامہ بینات کے اداریے، تعزیتی مضامین اور فقہی مسائل کے حل کے لئے لکھی جانے والی تحریرات پر مشتمل درجنوں کتب ورسائل اس کے علاوہ ہیں۔ نقد ونظر کے نام سے ایک مجموعہ پہلے بھی شائع ہو چکا ہے جو کہ حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید ؒ کی قلم سے منصۂ شہود پر آیا، جس کا تعارف (ماہنامہ لولاک محرم ۱۴۳۹ھ ص ۴۹ پر) شائع ہو چکا ہے۔ حضرت لدھیانوی ؒ اور حضرت جلالپوری ؒ ہر دو حضرات کے مجموعہ کو ترتیب دینے کا سہرا حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ کے سر رہا، جو کہ سعادت عظمیٰ سے کم نہیں۔ اس سعادت، اعزاز اور اقبال مندی پر آپ قابل صد تحسین وآفرین ہیں۔

**حضرت مولانا مفتی محمود ؒ کی خدمت میں منظوم خراج تحسین**: مرتب: ماسٹر محمد امجد اقبال: صفحات: ۱۲۸: قیمت: درج نہیں: ناشر: قاضی احسان احمد ؒ اکیڈمی، صدیق آباد بستی مٹھو شجاع آباد۔

جناب ماسٹر محمد امجد اقبال جھنگ کے جماعتی کارکنان میں شمار ہوتے ہیں۔ اکابرین ختم نبوت اور علماء دیوبند سے والہانہ عقیدت ومحبت رکھنے والے زیرک انسان ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب سے قبل بھی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ پر شعراء کا کلام مرتب کر چکے ہیں۔ اب حضرت مولانا مفتی محمود ؒ پر شعراء کا منظوم کلام جمع کیا ہے۔ خدام ختم نبوت، کارکنان جمعیت علماء اسلام اور حضرت مفتی صاحب ؒ کے تلامذہ، متعلقین ومحبین حضرات کے لئے کسی تحفہ سے کم نہ ہے۔ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی، حضرت مولانا زاہد الراشدی اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ایسی شخصیات کی تقاریظ ومقدمات کتاب کی عظمت کو نمایاں کرتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

# جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

## مبلغین حضرات کا سہ ماہی اجلاس ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیراہتمام مرکزی مبلغین کا اجلاس ۲۷، ۲۸ دسمبر ۲۰۱۸ء بروز جمعرات و جمعہ کو دفتر مرکزیہ ملتان میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا توصیف احمد حیدرآباد، مولانا مختار احمد میرپور خاص، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا محمد قاسم منڈی بہاؤالدین، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا محمد خبیب ٹوبہ، مولانا خالد عابد شیخوپورہ، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یارخان، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی، مفتی محمد خالد میر آزاد کشمیر، مولانا عبدالرشید غازی فیصل آباد، مولانا عابد کمال پشاور، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا محمد ساجد بھکر، مولانا محمد حمزہ لقمان مظفر گڑھ، مولانا محمد اویس کوئٹہ، مولانا محمد حنیف بدین، مولانا فضل الرحمٰن سرگودھا اور مولانا ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ نے شرکت کی۔

اجلاس میں انسداد توہین رسالت قانون کو غیر مؤثر کرنے اور گستاخان رسول کو رسپانس دینے کی پرزور مذمت کی گئی۔ آنے والی سہ ماہی میں پچاس مقامات پر تحفظ ناموس رسالت کانفرنسز اور سیمینارز منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ تیس مقامات پر ختم نبوت کورسز منعقد کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

کرتارپور بارڈر قادیانیوں کی سہولت کے لئے کھولنے کی پرزور مذمت کی گئی۔ بظاہر سکھوں کو رسپانس دینے کی آڑ میں درحقیقت قادیانیوں کو تقویت دی جارہی ہے۔ کیونکہ کرتارپور بارڈر سے قادیان پچپن کلومیٹر اور سوا گھنٹہ کی ڈرائیو پر ہے۔ اجلاس میں کہا گیا کہ قادیانیوں سے متعلق پارلیمنٹ کے فیصلوں کو سبوتاژ کرنا، پنڈورہ بکس کھولنے کے مترادف ہے۔ ایک قرارداد میں اسلامیات پڑھانے کے لئے اقلیتوں کو پانچ فیصد کوٹہ دینے کی بھی مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ حکمران اپنے مغربی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے قادیانیت کے سہولت کار نہ بنیں۔ نیز اجلاس میں کہا کہ ہندو، سکھ، پارسی اور عیسائیوں کی اسلامیات کا مضمون پڑھانے کی کوئی دلچسپی نہیں، جب کہ قادیانی اس مضمون سے نسل نو کے قلوب واذہان کو ارتداد کی طرف

راغب کریں گے۔ کیونکہ قرآن وحدیث میں جہاں کہیں رحمت عالم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی محمد یا احمد آتا ہے قادیانی اس سے مرزا قادیانی بھی مراد لیتے ہیں۔ جس سے نسل نو کے گمراہ ہونے کے چانسز ہیں۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس قسم کا فیصلہ کر کے قوم کو باطل اور کفریہ عقائد کا شکار نہ کریں۔

اجلاس میں تجدید عہد کا اعلان کیا گیا کہ اسلامیان پاکستان، ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اجلاس میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سابق مہتمم اور ملک کے نامور عالم دین، شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق شہید کے قاتلوں کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس میں نئے سال سے ملک بھر میں سہ سالہ ممبر سازی کا فیصلہ کیا گیا اور مندرجہ بالا مبلغین کو اپنے اپنے اضلاع کا ناظم انتخابات مقرر کیا گیا۔ تمام مبلغین کو ہدایات کی گئیں کہ وہ چار ماہ کے اندر اندر ممبر سازی اور تشکیل جماعات کا سلسلہ مکمل کریں۔ اجلاس کے آخر میں خانقاہ سراجیہ کندیاں کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد تشریف لائے۔ ان کے آنے کا خیر مقدم کیا گیا۔

## سیرت النبی ﷺ کانفرنس ٹالہی

۲۹ر اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء مرکز ختم نبوت ٹالہی میں عظیم الشان سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ دور دراز سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میر پور خاص کے مبلغ مولانا مختار احمد نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سر انجام دیتے ہوئے مبلغ ختم نبوت تھرپارکر مولانا محمد حنیف سیال کو دعوت دی۔ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت پر خوب گفتگو کی۔ اس کے بعد مولانا شاہ مسعود خطیب بخاری مسجد کنری نے بیان کیا۔ آخر میں مولانا عبداللہ سندھی نے سیرت النبی ﷺ پر گفتگو کی۔

## ختم نبوت کانفرنس شکارپور

۱۰ر نومبر ۲۰۱۸ء بعد نماز ظہر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شکارپور کے زیر اہتمام حاجی پیلو گوٹھ میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا محمد حسین ناصر سکھر کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مقررین نے بیرونی دباؤ پر آسیہ کی رہائی پر شدید مذمت کی۔

## ختم نبوت کانفرنس شکارپور

۱۰ر نومبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء داد واقی روڈ شکارپور شہر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرن منعقد ہوئی۔ حمد ونعت کے بعد لاڑکانہ کے مبلغ مولانا ظفر اللہ سندھی کا بیان ہوا۔ بعد ازاں مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد طیب، مولانا ناصر محمود سومرو اور مولانا قاضی احسان احمد کراچی کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں تحفظ ناموس رسالت پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ مقررین نے مطالبہ کیا کہ

آسیہ کی سزا کو بحال کیا جائے۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے مولانا محمد یوسف سومرو، مولانا عبدالباسط بروہی، مولانا عبدالصمد، جناب عبدالفتاح نے بھرپور محنت کی۔

## ختم نبوت کانفرنس جعفرآباد سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۱ر نومبر ۲۰۱۸ء کو بعد نماز مغرب جعفرآباد نیو سکھر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا حافظ خادم حسین بلوچ کے بیانات ہوئے۔ جناب حاجی امداداللہ نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ جناب فقیر عبدالحمید مہر کی محنت کانفرنس کے کامیاب انعقاد میں شامل حال رہی۔ نیز اس روز دوپہر بعد نماز ظہر جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن میں طلباء سے مولانا قاضی احسان احمد کا بیان بھی ہوا۔

## ختم نبوت کانفرنس قمبر شہدادکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بارہ قمبر ضلع شہدادکوٹ کے زیراہتمام ۱۱ر نومبر بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی نگرانی مولانا مفتی نصیر احمد اور سرپرستی مولانا ناصر محمود سومرو نے کی۔ کانفرنس سے مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا ظفراللہ سندھی، مولانا عبدالجبار حیدری، مولانا جمال مصطفیٰ، جناب محبت علی کھوڑو اور جناب محمد الیاس چنہ کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے قادیانیوں سے بائیکاٹ پر سامعین سے عہد لیا۔ کانفرنس قاضی احسان احمد کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

## ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

۱۴ر نومبر بروز بدھ صبح دس بجے سے عصر کی نماز تک گھوٹکی سائٹ ایریا میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس مولانا محمد امین چنہ کے زیرانتظام اور مولانا عبدالحئی چنہ کی زیرصدارت منعقد ہوئی۔ مولانا گل حسن گبول، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ اور مولانا طارق محمود سومرو کے خصوصی بیانات ہوئے۔ حکومتی پالیسیوں کی سخت مذمت کی گئی اور حکمرانوں سے باز رہنے کا مطالبہ کیا گیا۔

## ختم نبوت کانفرنس پرانا سکھر

۱۵ر نومبر ۲۰۱۸ء بعد نماز عشاء شاہی مسجد پرانا سکھر میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس مولانا جمیل احمد لغاری کی زیرنگرانی منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا محمد حسین ناصر، قاری جمیل احمد بندھانی، مولانا امان اللہ، قاری لیاقت علی مغل، مولانا محمد اسماعیل شاہ کاظمی کے بیانات ہوئے۔ الحمدللہ! کانفرنس بھرپور کامیاب رہی۔

## ختم نبوت کانفرنس پنوں عاقل

۷؍نومبر بعد نماز مغرب جامع مسجد پنوں عاقل میں ختم نبوت کانفرنس مولانا خلیل الرحمن کی زیر صدارت اور حافظ عبدالغفار کی زیر نگرانی منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد حسین ناصر، مفتی محمد مظہر شاہ، مولانا محمد اظہر، مولانا سعود احمد سومرو، مولانا طارق محمود سومرو کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے میں قاری عبدالقادر چاچڑ، جناب غلام شبیر شیخ، حافظ محمد ایاز شیخ، مولوی فہد علی، جناب بشیر احمد نجار نے بھرپور تعاون کیا۔ مولانا غلام اللہ ہالیجوی، مولانا محمد صالح انڈھڑ، مولانا عبدالسبحان نے بھرپور سرپرستی کی۔ اللہ پاک سب کو جزائے خیر دے۔

## ختم نبوت کانفرنس آدم شاہ کالونی سکھر

۱۸؍نومبر بعد نماز عشاء آدم شاہ کالونی سکھر میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مولانا عبیداللہ انصاری کی زیر نگرانی منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے قاری لیاقت علی مغل، مولانا سید حبیب اللہ شاہ، مفتی عبدالرحیم، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدہ ختم نبوت بین الاقوامی جماعت ہے جو مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کر رہی ہے اور قادیانیوں کو دعوت اسلام دے رہی ہے۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے میں مولانا عبیداللہ انصاری کے ساتھ مولانا مفتی محکم الدین مہر و دیگر حضرات نے بھرپور تعاون کیا۔

## سیرت خاتم الانبیاء ﷺ کانفرنس شہدادپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شہدادپور کے زیر اہتمام مؤرخہ ۲۲؍نومبر ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء بمقام مجتبیٰ گارڈن ہالا چوک شہدادپور میں شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم اور جناب غلام قادر کیریو کی صدارت میں ’’سیرت خاتم الانبیاء ﷺ کانفرنس‘‘ کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد عثمان کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حافظ معاذ یونس، حافظ ابوبکر، حافظ عبدالمتین اور حافظ اسامہ رشیدی نے ہدیہ نعت پیش کیا جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مفتی محمد اسلم شاکر نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین، مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور نے خطابات فرمائے۔ آخر میں مولانا صاحبزادہ خلیل احمد نے دعا فرمائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ (قاری عبداللہ فیض)

## تحفظ ناموس رسالت کانفرنس راولپنڈی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد اولی راولپنڈی میں ۲۲ نومبر کو بعد نماز مغرب کانفرنس کا آغاز ہوا۔ حمد و نعت کے بعد حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی، حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی

اور آخر میں حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کا بیان ہوا۔ راولپنڈی اسلام آباد سے کثیر تعداد میں علماء کرام اور عوام الناس نے شرکت کی، صدارت مولانا رمضان علوی جمعیت علماء اسلام (س) اور شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف نے فرمائی اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد طیب نے ادا کیے۔

## ختم نبوت کانفرنس جیکب آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت باہوکوسو ضلع جیکب آباد کے زیر اہتمام یکم دسمبر ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس مولانا قاری سعید الرحمٰن کی سرپرستی میں مولانا حکیم منظور احمد طوقانی کی زیر صدارت میں ہوئی۔ جس میں مولانا محمد حسین ناصر نے خطاب کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے مسلمانوں کو خبردار کیا۔ پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے سنئر صحافی نوائے نیاز اخبار کے ایڈیٹر حافظ نیاز احمد بنگلانی نے بھرپور تعاون کیا۔ (محمد عزیز گجر)

## ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ

۵ دسمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد امیر معاویہؓ سیالکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس مولانا پیر شبیر احمد گیلانی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد عارف شامی اور خطیب مسجد مولانا محمد شہباز حنفی کے بیانات ہوئے۔ مولانا پروفیسر حماد انذر قاسمی نے خصوصی شرکت کی۔

## ختم نبوت کانفرنس گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرہ کے زیر اہتمام ۵ دسمبر ۲۰۱۸ء بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد عائشہ نیو ماڈل ٹاؤن گوجرہ میں زیر نگرانی صاحبزادہ مولانا محمد اسعد مدنی سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت پیر سید سرفراز الحسن شاہ گیلانی نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری عمر حسنین مدرس جامعہ امدادیہ گوجرہ نے فرمائی اور ہدیہ نعت قاری شرافت علی مجددی اور جناب کامران مغل نے پیش کیا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا، ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب، مسلک اہل حدیث کے مولانا عبدالقادر عثمان، مسلک بریلوی کے مفتی افتخار الحسن، جماعت اسلامی کے علامہ ڈاکٹر رحمت اللہ ارشد، عالمی اتحاد اہل سنت کے مولانا عبدالقدوس گجر نے بیانات کئے۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت روز روشن کی طرح عیاں ہے اس کا تحفظ کرنا پوری امت مسلمہ کی اجتماعی ذمہ داری ہے، تحفظ ختم نبوت کی خاطر اتحاد امت کی داعی رہی ہے ہم عالمی مجلس کے اکابرین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ہمیشہ ساتھ دینے کا عہد کرتے ہیں، کانفرنس میں کثیر علماء کرام وعوام الناس نے شرکت فرمائی، قاری محمد ارشد، بھائی ذوالفقار محمد نفیس، شیخ عامر، مکرم سعادت، محمد

آصف علی، میاں فاروق احمد، خان عزیز الرحمٰن خان متولی مسجد عائشہ کانفرنس میں معاون ومددگار رہے۔

## ختم نبوت کانفرنس فراش گوٹھ شکارپور

۶ دسمبر ۲۰۱۸ء بعد نماز مغرب فراش گوٹھ ضلع شکار پور کی جامع مسجد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ جس میں مولانا قاضی احسان احمد اور سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور چوہدری ظفر اللہ قادیانی، ایم ایم احمد قادیانی اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانیوں کی ملک وملت سے غداری پر تفصیلی خطابات کئے۔ حکمرانوں سے قادیانی سرپرستی سے باز رہنے کا مطالبہ کیا گیا۔ فراش گوٹھ کے علماء کرام نے بھرپور تعاون کیا۔ (محمد عزیر گجر)

## ناموس رسالت، ختم نبوت کانفرنس پیرمحل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام چک ۲۲ چھوٹو رام والی پیرمحل میں ۶ دسمبر ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء مولانا محمد عمران اور مولانا اسد الرحمٰن کی زیرنگرانی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مجلس پیرمحل کے امیر مولانا مفتی محمد شیراز نے فرمائی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالقدوس گجر، مولانا علی معاویہ، ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے بیانات کئے۔ مقررین نے کہا کہ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت ہمیں جان ومال عزت وآبرو سے زیادہ عزیز ہے۔ وقت آیا تو عشق مصطفیٰ میں خون کا آخری قطرہ تک بہادیں گے، لیکن ناموس محمد ﷺ پر آنچ نہیں آنے دیں گے، کانفرنس میں علماء وطلباء کے علاوہ عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

## تاجدار ختم نبوت کانفرنس شکارپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سومرانی شریف کی غلام شاہ ضلع شکار پور کے زیراہتمام عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۶ دسمبر ۲۰۱۸ء کو زیرسرپرستی حضرت مولانا سائیں عبداللہ مہر سجادہ نشین درگاہ سومرانی شریف کی زیرنگرانی مولانا محمد صالح انڈھڑ مولانا غلام اللہ مہر اور زیرانتظام مولانا عبدالحکیم مہر منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا عبدالقیوم ہالیجوی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، قاری جمیل احمد بندھانی، مولانا محمد امجد خان لاہور، حافظ خادم حسین شر، مولانا طارق خالد محمود سومرو اور مولانا ظفر اللہ سندھی کے بیانات ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالحکیم مہر نے انجام دیئے۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ حضور اکرم ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ کانفرنس الحمدللہ صبح دس بجے سے لے کر رات نو بجے تک جاری رہی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے مولانا عبدالحکیم مہر، مولانا فضل الرحمٰن مہر، مولانا غلام اللہ مہر، مولانا توفیق احمد مہر، مولانا محمد اکرم مہر،

مولانا عبدالحلیم مہر، مولانا نجی اللہ مہر، مولانا لال اختر مہراور مولانا غلام محمد مہر نے بھرپور محنت کی۔ سائیں عبدالحی مہر، سائیں فیض القیوم مہراور سائیں عبداللہ مہر سجادہ نشین درگاہ سومرانی شریف نے بھرپور سرپرستی اوردعاؤں سے نوازا۔ (حافظ محمد اویس گجر)

## سیرت النبی ﷺ کانفرنس شاہین آباد

جناب ملک عبدالغفار ڈوگر کے ایک عزیز کی شادی خانہ آبادی کی موقع پر ۶ دسمبر ۲۰۱۸ء کو چک نمبر ۱۲۸ جنوبی کی جامع مسجد میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت امام مسجد نے کی۔ مولانا محمد قاسم سیوطی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ''سیرت النبی ﷺ میں نکاح کے طریق'' پر روشنی ڈالی۔

## ختم نبوت کانفرنس کوٹلی گجرات

کوٹلی ضلع گجرات کا معروف قصبہ ہے۔ جہاں مرزا قادیانی کے زمانہ میں ہی قادیانیت نے پر پرزے نکالے۔ اکمل کوٹلی اسی قصبہ کا رہنے والا تھا۔ جس نے مرزا قادیانی کے متعلق ایک رباعی لکھی۔ جس سے اس کی باچھیں کھل گئیں۔ ملعون نے لکھا: نقل کفر کفر نہ باشد۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں — اور آگے سے بڑھ کر اپنی شان میں
محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

کوٹلی میں ایک وقت تھا کہ دو سو سے زائد قادیانیوں کے گھر تھے۔ اب صفر ہٹادیجئے۔ صرف بیس بچ گئے۔ ۷ دسمبر کو عشاء کی نماز کے بعد حافظ غلام نبی استاذ الحفاظ کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد قاسم سیوطی کے خصوصی خطابات ہوئے۔

## سیرت خاتم الانبیاء ﷺ کانفرنس چنیوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مورخہ ۷ دسمبر ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء دوسری سالانہ سیرت خاتم الانبیاء ﷺ شاہی مسجد چنیوٹ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی نگرانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا غلام مصطفیٰ نے فرمائی۔ کانفرنس سے دیگر علماء کرام کے علاوہ مولانا محمد صادق الامین فیصل آباد اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور کے خصوصی بیانات ہوئے۔ ضلع چنیوٹ کے علماء کرام کے علاوہ کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔

## ختم نبوت کانفرنس لاہور

۸ دسمبر ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ کو جامعہ صدیقیہ گلستان کالونی مصطفیٰ آباد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اشتراک سے آٹھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس لاہور کے علاقہ مصطفیٰ آباد کینٹ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی

صدارت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن نے کی۔ نقابت کے فرائض حافظ محمد عمر یعقوب اور راقم (محمد اسامہ قاسم) نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز مولانا قاری عبدالرشید خان کی تلاوت اور ثنا خوان مصطفی حافظ محمد افتخار قصوری کی حمد ونعت سے ہوا۔ زینت القراء قاری احسان اللہ فاروقی نے اپنے مخصوص ومقبول انداز میں تلاوت کلام اللہ سے محفل میں نورانی ماحول پیدا کیا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی عبدالواحد قریشی، مولانا محمد یعقوب فیض کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں مولانا شاہد عمران عارفی اور حافظ محمد عمران نقشبندی نے اپنے نعتیہ کلام پیش کیا۔ قاری علیم الدین شاکر، مولانا محمد یعقوب فیض کی محنت، خلوص اور محبت نے پروگرام میں نورانیت و روحانیت کے رنگ بکھیر دیئے۔ استاذ العلماء مولانا دوست محمد کی پرسوز دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ پروگرام میں آنے والے تمام مہمانوں کی ضیافت بھی کی گئی۔ مقامی علماء کرام میں مولانا مفتی محمد ریاض جمیل، قاری محمد شریف، مولانا محمد افضال، مولانا نوفل ربانی، مولانا محمد علی اور حفیظ چوہدری مرکزی صدر اسلامک رائٹرز موومنٹ پاکستان نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ (محمد اسامہ قاسم)

## ختم نبوت کانفرنس جہلم

۱۱ر دسمبر عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد توحید باغ محلہ جہلم میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کا انتظام قاری محمد وسیم اور ان کے رفقاء نے کیا۔ تلاوت ونعت کے بعد جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے مدیر ومہتمم مولانا ابوبکر صدیق اور استاذ محترم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ختم نبوت اور ناموس رسالت کے عنوان پر بیانات کئے۔ رات کا آرام وقیام جامعہ حنفیہ میں رہا۔

## ختم نبوت کانفرنس راولپنڈی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۳ دسمبر جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ پنڈورہ، راولپنڈی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا قاضی مشتاق احمد نے کی۔ مولانا محمد طیب اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز عصر بھائی ناصر نے استاذ جی کے اعزاز میں عصرانہ دیا۔ جس میں ایک درجن سے زائد علماء کرام نے شرکت کی۔

## ختم نبوت کانفرنس بچل شاہ میانی سکھر

۱۳ر دسمبر ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب سے رات گئے تک بچل شاہ میانی سکھر میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت مولانا سید سعید احمد شاہ منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ہدیۂ نعت جناب عبدالواحد جتوئی نے پیش کیا۔ علماء کرام میں مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر، مولانا سراج احمد جمالی اور مولانا طاہر خالد محمود سومرو کے بیانات ہوئے۔

عقیدۂ ختم نبوت، عظمت مصطفیٰ ﷺ اور مسلمانوں کو قادیانی فتنہ سے آگاہ کیا گیا۔ مقررین نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات آپ کی سیرت زندگی گزارنے کی ایک ایک ادا قابل تقلید ہے۔ کانفرنس کا اختتام رات بارہ بجے ہوا۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے آصف کالونی کے احباب نے بھرپور تعاون کیا۔

## ختم نبوت کانفرنس چشتی آباد راولپنڈی

۱۴دسمبر بعد نماز مغرب مکی مسجد چشتی آباد راولپنڈی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا تاج الرحمن نے کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد طیب نے تفصیلی خطاب فرمایا۔ عشاء کی نماز کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان کے لئے روانہ ہوگئے۔

## جلسہ سیرت النبی ﷺ مسلم کالونی چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ مورخہ ۲۱رنومبر ۲۰۱۸ء بروز بدھ بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مرکزی خطیب مولانا غلام مصطفیٰ نے فرمائی۔ جلسہ سے خصوصی خطاب مولانا سیف اللہ نقشبندی نے فرمایا۔ جلسہ میں چنیوٹ کے علماء کرام سمیت بھرپور عوام نے شرکت کی۔

## جلسہ سیرت النبی ﷺ چناب نگر شہر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد محمدی ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں ۴۳واں سالانہ جلسہ مورخہ ۳۰رنومبر بروز جمعۃ المبارک کو منعقد ہوا۔ جلسہ میں مولانا سیف اللہ نقشبندی، مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا غلام رسول دین پوری نے بیان کرتے ہوئے سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ قادیانیوں کو جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی سے پہلوتہی کر کے حلقہ بگوش اسلام ہونے کی دعوت دی۔

## دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس قمبر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مورخہ ۱۱،۱۲رنومبر ۲۰۱۸ء بعد نماز مغرب تا عشاء مدرسہ جامعہ اسلامیہ دارالقرآن مدنیہ قمبر ضلع شہدادکوٹ میں دوروزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس کی سرپرستی حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب پیر شریف والوں نے اور نگرانی مولانا عبدالعزیز عباسی نے کی۔ کورس میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یارخان، مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا محمد حسین ناصر سکھر کے لیکچرز ہوئے۔ شرکاء کورس کو عقیدۂ ختم نبوت، حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور امام مہدی علیہ الرضوان کے موضوعات پر نوٹس تیار کرائے گئے۔ کورس کے کامیاب انعقاد میں صاحبزادہ مولانا عبدالناصر، صاحبزادہ قاری عبدالحفیظ اور مبلغ لاڑکانہ مولانا ظفراللہ سندھی کا بھرپور تعاون شامل رہا۔

## ختم نبوت کورس مظفرگڑھ

مدرسہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفرگڑھ کا قدیمی ادارہ ہے جس کا سنگ بنیاد مولانا غلام حسین شاہ ؒ نے رکھا۔ امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری ؒ افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ حسن اتفاق پنجاب کے نامور شیخ طریقت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی ؒ مظفرگڑھ تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضرت شاہ صاحب ؒ کا سن کر تشریف لائے اور فرمایا کہ سب سے پہلا سبق میں پڑھوں گا۔ یہ غالباً ۱۹۱۱ء کی بات ہے۔ چنانچہ پہلا سبق حضرت شاہ صاحب ؒ نے پڑھایا اور حضرت پیر صاحب ؒ نے پڑھا۔ یکم دسمبر ۲۰۱۸ء کو ظہر سے عصر تک کورس کی کلاس ہوئی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور پر لیکچر دیئے۔

## سہ روزہ ختم نبوت کورس گوجرانوالہ

تاریخی جامع مسجد ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانوالہ جو کہ ایک رات میں تعمیر کی گئی تھی اور پہلی نماز فجر مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ نے پڑھائی تھی، میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا محمد اشرف مجددی اور مولانا مفتی محمد طاہر کی مشاورت سے سہ روزہ ختم نبوت کورس ۲، ۳، ۴ دسمبر بروز اتوار، پیر اور منگل کو منعقد ہوا۔ کورس کے پہلے روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا محمد عارف شامی نے کورس کے اغراض و مقاصد اور موجودہ دور میں ختم نبوت کے کورس کی ضرورت و اہمیت پر زور دیا اور شیخ الحدیث مولانا داؤد احمد نے قادیانی کفریہ عقائد پر گفتگو فرمائی۔ دوسرے دن مولانا محمد عارف شامی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت پر، مفتی مولانا غلام نبی نائب امیر مجلس گوجرانوالہ نے ختم نبوت کا کام کرنے کے طریقہ کار اور سیرت امام مہدی علیہ رضوان پر گفتگو فرمائی۔ آخری دن مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حیات مسیح اور اوصاف نبوت کو واضح فرمایا۔ اختتام کورس پر ختم نبوت کا لٹریچر اور ماہنامہ لولاک فری تقسیم کیا گیا۔ تینوں دن شرکاء کورس کی بھرپور حاضری رہی۔ مسجد انتظامیہ پروفیسر عبدالرحیم ریحانی، مفتی طاہر، مولانا عمران اور مقامی علماء کرام کے تعاون سے کورس بھرپور کامیاب رہا۔

## سہ روزہ ختم نبوت کورس ڈسکہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۰ تا ۱۲ دسمبر بروز اتوار، سوموار، منگل بعد نماز مغرب تا عشاء تین روزہ ختم نبوت کورس جامع مسجد رحمانیہ بالمقابل دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ میں منعقد ہوا۔ کورس کی سرپرستی مولانا محمد ایوب خان ثاقب مہتمم دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ اور صدارت مولانا حافظ محمد افضل شاکر امیر مجلس ڈسکہ نے کی۔ کورس کے پہلے روز مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد اسحاق نے، دوسرے روز مولانا قاضی احسان

احمد (کراچی) اور تیسرے روز مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا غلام مرتضیٰ، مولانا فقیر اللہ اختر اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی (لاہور) نے لیکچرز دیئے۔ نیز اختتامی تقریب میں مولانا طیب خان، مفتی محمد اجمل اور قاری محمد سمیت دیگر علماء کرام نے شرکت و بیانات کیئے۔ کورس کی کامیابی پر انتظامیہ کے تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔ آخر میں لٹریچر اور شرکاء کورس میں اسناد بھی تقسیم کی گئیں۔

## تحفظ ناموس رسالت و ختم نبوت سیمینار دوڑ ضلع نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دوڑ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۴؍نومبر ۲۰۱۸ء بروز بدھ دبئی میرج ہال دوڑ شہر میں تحفظ ناموسِ رسالت و ختم نبوت سیمینار کا انعقاد قاری جمیل احمد کی زیر صدارت کیا گیا۔ سیمینار کی کارروائی سہ پہر تقریباً دو بجے شروع ہوئی۔ سیمینار کا آغاز حافظ حسنین احمد نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ حافظ محمد نعمان جمیل نے حمد و نعت کا ہدیہ پیش کیا، جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد اسجد جمیل نے سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین، مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے بیانات کیے۔ قاضی احسان احمد نے حالات حاضرہ سے متعلق امت مسلمہ کی ذمہ داری کا تذکرہ کرتے ہوئے مستقل کام کرنے کی فکر دلائی اور آخر میں مفتی محمد راشد مدنی نے عقیدۂ ختم نبوت اور حیات سیدنا عیسیٰ پر تفصیلی خطاب فرمایا اور دعاء کرائی۔ سیمینار میں شہر کے تمام علماء کرام، ڈاکٹر، انجینئر اور اسکول و کالج کے ماسٹر، پروفیسر و دیگر تاجر حضرات نے شرکت کی۔ مدرسہ دارالعلوم حقانیہ دبئی بنگلوز سوسائٹی دوڑ کی طرف سے سیمینار کے اختتام پر شرکاء کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام بھی کیا گیا اور جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اور نماز عصر بھی ہال میں قاری جمیل احمد کی اقتداء میں ادا کی گئی۔

## مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا میرپور اور جہلم میں تین روزہ تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تین روزہ تبلیغی دورہ پر تشریف لائے۔ آپ نے اپنے دورہ کا آغاز دینہ کی مسجد صدیق اکبر میں ۹ دسمبر سے کیا۔ مذکورہ بالا مسجد میں ناموس رسالت کے عنوان پر مغرب سے عشاء تک خطاب فرمایا۔ صدارت مولانا محمد ظفر نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی جمعیت علماء اسلام کے میاں محمد رفیق تھے۔ میاں صاحب سے خصوصی نشست ہوئی۔ ۱۰ دسمبر کو ظہر کی نماز کے بعد جمعیت علماء اسلام میرپور آزاد کشمیر کے دفتر میں عمائدین شہر کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت و اہمیت اور قادیانیوں کی ملک و ملت دشمنی کے عنوان پر خطاب کیا۔ جامع مسجد سیکٹر بی/۵ میرپور میں اسی روز مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ۱۱ دسمبر ظہر کی نماز کے بعد جامعہ الحسینیہ ککودر کے مہتمم مولانا قاری خالق داد جو ہماری مرکزی مجلس شوریٰ کے

رکن استاذ الحفاظ والقراء قاری محمد یاسین مدظلہ دارالقرآن فیصل آباد کے خصوصی تلامذہ میں سے ہیں کے حکم پر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے طلبہ اور اساتذہ کرام سے خطاب فرمایا۔ بعد نماز عشاء جہلم کی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی۔ ۸ دسمبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے سے نو بجے تک بنات میں اور گیارہ سے پونے بارہ بجے تک بنین میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے طلبہ اور طالبات سے خطاب کیا۔ مولانا محمد یوسف مدظلہ اور دیگر اساتذہ کرام نے خصوصی شرکت فرمائی۔

## مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تبلیغی دورہ اسلام آباد وراولپنڈی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تین روزہ دورہ پر ۱۲ دسمبر ۲۰۱۸ء کو اسلام آباد تشریف لائے۔ اسی روز جامعہ خالد بن ولید سوہان میں ختم نبوت کانفرنس امیر محترم شیخ الحدیث مولانا عبدالروف کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مولانا محمد طیب فاروقی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کا اہتمام قاری محمد زبیر اور قاری محمد ارشد برادران نے فرمایا۔ ۱۳ دسمبر کو جامعہ فرقانیہ مدنیہ کرتارپورہ میں ظہر کی نماز کے بعد علماء کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں تین درجن سے زائد علماء کرام، مشائخ عظام اور سینکڑوں طلبہ اور عوام نے شرکت کی۔ کنونشن کی صدارت شیخ الحدیث مولانا قاضی مشتاق احمد امیر مجلس راولپنڈی نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری زبیر احمد زرین نے سرانجام دیئے۔ امیر محترم کے علاوہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد طیب فاروقی نے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور علماء کرام کی ذمہ داریاں کے عنوان پر خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء عائشہ مسجد ڈبل روڈ پنڈوڑہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ۱۴ دسمبر کو اکال گڑھ کی مرکزی جامع مسجد جس میں ہماری شوریٰ کے ایک سابق رکن مولانا محمد رمضان علوی رحمہ اللہ خطیب رہے۔ اب ان کے فرزند ارجمند مولانا عبدالرحمن علوی خطیب ہیں۔ ان کے حکم پر استاذ محترم نے ان کی مسجد میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔ جبکہ مولانا محمد طیب فاروقی نے جامع مسجد نور جہاں میں خطبہ دیا۔ بعد نماز مغرب چشتی آبادی کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ (مولانا زاہد وسیم)

## خطبات جمعۃ المبارک ٹوبہ

مولانا قاضی احسان احمد نے ۷ دسمبر کا خطبہ جمعۃ المبارک عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر مرکزی جامع مسجد فاروقیہ ٹوبہ، مولانا محمد خبیب نے ''عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیوں ضروری ہے؟'' کے عنوان پر جامع مسجد مدنی ٹوبہ میں ارشاد فرمایا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد بلال غلہ منڈی ٹوبہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے امیر مولانا عبداللہ لدھیانوی، مولانا سعداللہ لدھیانوی کی پرخلوص دعوت پر قاضی احسان احمد نے عقیدہ ختم نبوت، حیات سیدنا عیسیٰ، سیرت امام مہدی کے عنوان پر مختصر خطاب فرمایا۔ مولانا قاری نصراللہ انور نے مجلس ذکر اور اختتامی دعاء فرمائی۔

# رعایتی قیمت
## مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

| نمبر شمار | نام کتاب | مصنف | رعایتی قیمت |
|---|---|---|---|
| 1 | قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ | پروفیسر محمد الیاس برنی | 350 |
| 2 | رئیس قادیان | ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوری | 200 |
| 3 | ائمہ تلبیس | ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوری | 200 |
| 4 | تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں) | حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی | 1000 |
| 5 | فتاویٰ ختم نبوت (تین جلدیں) | مولانا سعید احمد جلالپوری شہید | 1000 |
| 6 | محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 1 | متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل | 200 |
| 7 | محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 2 | متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل | 200 |
| 8 | محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 3 | متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل | 200 |
| 9 | محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 4 | متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل | 200 |
| 10 | محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 5 | متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل | 200 |
| 11 | محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 6 | متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل | 200 |
| 12 | محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 7 | متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل | 200 |
| 13 | محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 8 | متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل | 200 |
| 14 | قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں) | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 700 |
| 15 | قادیانی شبہات کے جوابات (کامل) | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 300 |
| 16 | چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ (تین جلدیں) | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 500 |
| 17 | گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 150 |
| 18 | آئینہ قادیانیت | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 100 |
| 19 | ایک ہفتہ شیخ الہند کے دیس میں | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 100 |
| 20 | تذکرہ حکیم العصر (مولانا عبدالمجید لدھیانوی) | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 100 |
| 21 | لولاک کا خواجہ خواجگان نمبر | عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان | 300 |
| 22 | قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے | جناب محمد متین خالد صاحب | 100 |
| 23 | مشاہیر کے خطبات ختم نبوت | جناب صلاح الدین بی اے ٹیکسلا | 100 |
| 24 | قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ | ڈاکٹر محمد عمران | 200 |
| 25 | خطبات شاہین ختم نبوت | مولانا محمد بلال | 150 |
| 26 | اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ | مولانا عبدالغنی پٹیالوی | 150 |
| 27 | مجموعہ رسائل (رد قادیانیت) | مولانا محمد ادریس کاندھلوی | 150 |
| 28 | تذکرہ شہید اسلام سوانح حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 150 |

نوٹ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

خوشخبری ان شاء اللہ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی خوشخبری

بین الاقوامی شہرت یافتہ عالمی پوزیشن ہولڈر 3 متفرق ممالک کے قراء کرام

فضیلۃ الشیخ قاری المقری حسن عبداللہ متیلہ (تنزانیہ افریقہ)

فضیلۃ الشیخ قاری المقری مؤمن عین المبارک (انڈونیشیا)

فضیلۃ الشیخ قاری المقری ایمن احمد حسن ابوعلام (مصر)

کی 15 فروری 2019ء تا 3 مارچ 2019ء پاکستان آمد

پروگرامات کیلئے رابطہ کریں مفتی محمد پراچہ

0321-8730063
0300-2276607

بیاد خادم العلماء والصلحاء الحاج مستقیم احمد پراچہ رحمۃ اللہ علیہ

ہفتہ وار اصلاحی بیان بعد عشاء

بروز ہفتہ

بروز منگل

بمقام دھنی جامع مسجد پاکستان چوک کراچی

مستورات کے سننے کا بھی انتظام ہے

الداعی الی الخیر شعبہ نشر واشاعت درس کمیٹی دھنی جامع مسجد پاکستان چوک

رابطہ: 0300-2276606
0321-8730063

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

کلام اللہ میں یہ تاثیر دیکھی ❁ بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

بیاد: خادم العلماء والصلحاء الحاج مستقیم احمد پراچہ

زیر اہتمام: دکھنی جامع مسجد درس کمیٹی و عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ﷺ ضلع جنوبی

دعا: ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بین الاقوامی

تیرھویں سالانہ

# محفل حسن قرأت و آل کراچی تحفظ ختم نبوت کانفرنس

سرپرستی: حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب، رئیس جامعہ اشرف المدارس کراچی

زیر صدارت: حضرت مفتی محمد نعیم صاحب، جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ ٹاؤن کراچی

بتاریخ 2 مارچ 2019 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب

بمقام دکھنی جامع مسجد پاکستان چوک کراچی

زیر نگرانی: حضرت مولانا مفتی محمد پراچہ صاحب

نقابت: مجاہد ناموس رسالت ﷺ حضرت مولانا رضوان قاسمی صاحب، مسئول عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ﷺ جمشید ٹاؤن

فضیلۃ الشیخ قاری المقری
## حسن عبداللہ متیلہ
(تنزانیہ افریقہ)

فضیلۃ الشیخ قاری المقری
## مؤمن عین المبارک
(انڈونیشیا)

فضیلۃ الشیخ قاری المقری
## ایمن احمد حسن ابو علام
(مصر)

خطباء کرام:
- خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب
- خطیب بے نظیر حضرت مولانا منظور احمد مینگل صاحب
- خطیب دلنشین حضرت مولانا حسن راجہ حسنی صاحب

نعت خواں:
- عالمی شہرت یافتہ مداح رسول ﷺ حضرت مولانا مفتی انس یونس صاحب
- عالمی شہرت یافتہ مداح رسول ﷺ حافظ اشفاق احمد صاحب، کراچی
- مداح رسول ﷺ مولانا شاہد عمران عارفی صاحب، ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ﷺ حلقہ پاکستان چوک کراچی و دکھنی جامع مسجد درس کمیٹی

رابطہ: 0321-8730063، 0300-2276607